قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ
الفضل
لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

جمعۃ المبارک 20 مئی 2022ء | 19 شوال 1443 ہجری قمری | 20 ہجرت 1401 ہجری شمسی | جلد:4 | شمارہ:120

ارشاد باری تعالیٰ

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَسۡتَکۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِیۡ سَیَدۡخُلُوۡنَ جَہَنَّمَ دٰخِرِیۡنَ ﴿۶۱﴾

(المومن: 61)

ترجمہ:۔ اور تمہارے رب نے کہا مجھے پکارو، مَیں تمہیں جواب دوں گا۔ یقیناً وہ لوگ جو میری عبادت کرنے سے اپنے تئیں بالا سمجھتے ہیں ضرور جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔

فرمان خلیفہ وقت

آپ نے دعا کی قبولیت کا فلسفہ بیان فرمایا ہے کہ اگر دعا کی حقیقت کا پتہ ہے تو قبولیت دعا کا بھی پتہ ہونا چاہئے کہ دعا کا فلسفہ کیا ہے، بندے اور خدا میں ایک دوسرے کو اپنے اندر جذب کرنے کی ایک قوت ہے اور یہ قوت کس طرح کام کرتی ہے؟ فرمایا کہ اس میں پہل اللہ تعالیٰ کرتا ہے کہ اپنی رحمانیت کے جلوے دکھاتا ہے۔ اگر غور کریں تو انسان کی پیدائش سے پہلے ہی یہ رحمانیت کے جلوے شروع ہو جاتے ہیں اور پھر ہر قدم پر، ہر لمحے انسان کی زندگی میں اللہ تعالیٰ اپنی رحمانیت کے جلوے دکھاتا چلا جاتا ہے۔ کس طرح بے شمار نعمتوں سے نوازتا ہے، یہ بھی رب العالمین کا بڑا وسیع مضمون ہے۔ بہرحال خلاصہ یہ کہ اگر انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور فضلوں اور رحمتوں کو یاد رکھے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر فرمائے ہیں اور ایک سعید اور نیک فطرت بندہ، ایک مومن بندہ ان چیزوں کو یاد بھی رکھتا ہے اور اس کا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق، ہر وقت اس کے حکموں پر عمل کرنے کے لئے تیار رہنا، ہر وقت اس کے پیار کو سمیٹنے کے لئے اس کے حکموں پر نظر رکھنا، ہر وقت اس کی رضا کے حصول کی لگن دل میں رکھنا یہ ایک سچے مومن کی نشانی ہے تو خالصۃً للہ ہو کر اگر پوری سچائی کے ساتھ، صاف دل کے ساتھ ایک مومن اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کے اور زیادہ نزدیک ہو جاتا ہے۔ اور جب خدا تعالیٰ اپنے بندے کے اس قدر نزدیک ہو جائے کہ وہ اور بندہ ایک دوسرے میں جذب ہو جائیں۔ پھر جب بندہ دعا کرتا ہے تو ایسی حالت میں کی گئی دعا ایسے ایسے عجیب معجزے دکھاتی ہے جو ایک آدمی کے تصور میں بھی نہیں آ سکتے۔

(خطبہ جمعہ 22 ستمبر 2006ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

انہیں ہیرو بنایا جا رہا ہے (منظوم)
الفضل کے حوالے سے قارئین کی آراء و تبصرے
ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
قرآن اور سائنس
چوہدری رشید الدین مرحوم کا ذکر خیر
قُوۡۤا اَنۡفُسَکُمۡ وَاَہۡلِیۡکُمۡ نَارًا
جامعۃ المبشرین سیرالیون کی سرگرمیاں
جامعۃ المبشرین برکینا فاسو میں ایک ایمان افروز نشست

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! اپنے خادم انس کے لئے دعا کریں۔ آپؐ نے دعا کی اے اللہ! اس کے اموال اور اس کی اولاد میں برکت ڈال دے اور جو کچھ تو اسے عطا کرے اس میں برکت ڈال۔

(بخاری کتاب الدعوات باب دعوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لخادمہ بطول العمر و بکثرۃ المال حدیث نمبر ۶۳۴۴)

حضرت انسؓ کے حق میں رسول کریمؐ کی یہ دعا اس طرح پوری ہوئی کہ آپ کے کھجور کے باغات سال میں دو دفعہ پھل دیتے۔ آپ کی اولاد در اولاد کی تعداد 100 سے اوپر تھی۔ اور وفات کے وقت آپ کی عمر 103 برس تھی۔

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

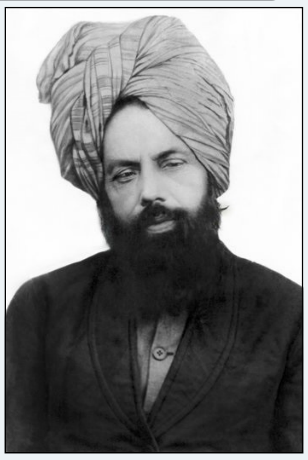

’’استجابت دعا کا مسئلہ درحقیقت دعا کے مسئلہ کی ایک فرع ہے۔ اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس شخص نے اصل کو سمجھا ہوا نہیں ہوتا اس کو فرع کے سمجھنے میں پیچیدگیاں واقع ہوتی ہیں اور دھوکے لگتے ہیں ...

دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے ربّ میں ایک تعلق مجاذبہ ہے۔ یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے۔ سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ تب اس کی روح اُس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اُس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ تب اللہ جلّشانہٗ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر بارش کے لئے دعا ہے تو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبعیہ جو بارش کے لئے ضروری ہوتے ہیں اس دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں اور اگر قحط کے لئے بددعا ہے تو قادر مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔

(برکات الدعاء، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 9-10)

دربارِ خلافت

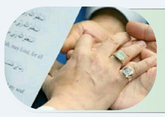

سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ کا ارشاد ہمیشہ پیشِ نظر ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

یہ ایک جماعت ایسی ہو جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیکیوں کی تلقین کرے اور برائیوں سے روکے اور یہ جماعت سب سے پہلے مبلغین اور مربیان کی جماعت ہے۔ وہ پہلے مخاطب ہیں۔ کیونکہ آپ مربیان کو خلیفۂ وقت نے تربیت کے لئے اور تبلیغ کے لئے اپنا نمائندہ بنا کر یہاں بھی اور دنیا میں بھی بھیجا ہے۔ آپ وہ واعظ ہیں جو نصیحت کرتے ہیں، جو یہ بات دنیا کو بتا رہے ہیں کہ اگر نجات چاہتے ہو تو حبل اللہ کو پکڑ لو۔ اگر دنیا و آخرت سنوارنا چاہتے ہو تو محبت، پیار اور بھائی چارے کو فروغ دو۔ اگر خود مربیان اور مبلغین اعلیٰ معیار قائم نہیں کریں گے تو دنیا کو کس طرح نصیحت کریں گے۔ مربیان کا کام جماعت کی تربیت بھی ہے اور تبلیغ بھی۔

پس دونوں کاموں کے لئے بلند حوصلہ ہونا اور بلند حوصلہ دکھانا بہت ضروری ہے۔ صبر کے اعلیٰ معیار قائم کرنے بہت ضروری ہیں۔ اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنا اور کروانا بہت ضروری ہے۔ اپنے قول و فعل میں مطابقت رکھنا بہت ضروری ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا، مربیان جماعت کی دینی اور روحانی ترقی کے لئے خلیفہ وقت کے نمائندے ہیں۔ پس اس نمائندگی کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ سخت حالات بھی آئیں گے۔ بعض لوگوں اور عہدیداران کے رویے ایسے بھی ہوں گے جو پریشان کریں گے۔ بعض موقعوں پر صبر کا پیمانہ بھی لبریز ہو گا۔ آخر انسان انسان ہے لیکن فوراً دعا اور استغفار اور اس سوچ کو سامنے لائیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کی ہیں۔ ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ جماعت کی تربیت کے اعلیٰ معیار بھی قائم کرنے ہیں اور بھٹکی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے بھی لے کر آنا ہے۔ جب یہ سوچ ہو گی تو کسی کی بات آپ کو اپنے مقصد کے حصول سے یا حصول کی کوشش سے ہٹا نہیں سکے گی۔ اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ ہر وقت آپ کے سامنے رہے گا۔ آپ نے اپنی زندگیاں وقف کرنے کا جو ایک عہد کیا ہے وہ آپ کے سامنے رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور عزت ہی آپ کے سامنے رہے گی نہ کہ اپنی، تو عہدیداران کے غلط رویّوں کی برداشت آپ کو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنا رہی ہو گی۔ کیونکہ ہر قسم کے حالات میں آپ یَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ پر عمل کر رہے ہوں گے۔

پس مربی کا کام صرف اپنے آپ کو تفرقہ سے بچانا اور آگ کے گڑھے سے دور کرنا نہیں ہے بلکہ دنیا کو بھی تفرقہ سے بچانا ہے اور آگ کے گڑھے سے دُور کرنا ہے اور یہ کام جیسا کہ میں نے کہا، قربانی کے بغیر نہیں ہوسکتا۔

پھر دوسرے نمبر پر اس آیت کے تحت وہ گروہ بھی آتا ہے جو جماعتی عہدیدار ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو جماعت کی خدمت کے لئے پیش کیا۔ جماعتی عہدیداروں کے سپرد بھی ایک امانت ہے اور امانت کا حق ادا نہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آ سکتے ہیں۔ یہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ تم پوچھے جاؤ گے اور امانت کا حق تبھی ادا ہو گا یا ہوسکتا ہے جب اپنے قول و فعل میں مطابقت پیدا کی جائے۔ عُہدے صرف عُہدے لینے کے لئے نہ ہوں بلکہ خدمت کے جذبے اور اخلاص و وفا کے نمونے قائم کرنے اور کروانے کے لئے ہوں۔ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ کا ارشاد ہمیشہ پیشِ نظر ہو۔

(کنزالعمال جلد 6 صفحہ 302 کتاب السفر، قسم الاقوال، الفصل الثانی آداب متفرقۃ حدیث نمبر 17513 دار الکتب العلمیۃ بیروت ایڈیشن 2004ء)۔

عہدیداران کے اپنے نمونے افرادِ جماعت کو بھی نیکیوں پر قائم کرنے والے ہوں۔ اگر خود اپنے قول و فعل میں تضاد ہے تو دوسرے کو کیا اور کس منہ سے نصیحت کر سکتے ہیں۔ دوسرا تو پھر آپ کو منہ پر کہے گا کہ پہلے اپنی برائیاں درست کرو، اپنی زبان کو شستہ کرو، اپنے اخلاق کو بہتر کرو، اپنی دینی حالت کو سنوارو، اپنی روحانی حالت کو بہتر کرنے کی کوشش کرو، اپنی نمازوں کو درست کرو، اپنے دنیاوی معاملات میں بھی انصاف قائم کرو، اپنی ایمانداری کے معیار بھی بڑھاؤ، جماعت کے پیغام کو دنیا تک پہنچانے کے لئے ایک درد پہلے اپنے اندر پیدا کرو، یہ ہر عہدیدار کی ذمہ داری بھی ہے۔ مربیان جو خلیفہ وقت کے دینی تربیت کے لئے نمائندے ہیں، اُن کا احترام کرو۔ یہ بھی عہدیداروں کا سب سے بڑا کام ہے کہ مربیان کا احترام کریں۔ غرض اپنی ظاہری اور باطنی حالت کو اسلام کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرو۔ تب ہی تم یہ کہہ سکتے ہو کہ تم اُن لوگوں میں شامل ہو جو نیکیوں کو قائم کرنے والے اور برائیوں سے روکنے کا حق رکھتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے ہر سطح پر جماعت کے، ہر عہدیدار کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور خاص طور پر صدر جماعت اور امیر جماعت کو، جو جو جہاں جہاں ہے ورنہ یہ لوگ جماعت میں تفرقہ کا موجب بن رہے ہیں۔ مربیان اور مبلغین کا سب سے زیادہ احترام، صدر جماعت اور امیر جماعت کو کرنا چاہئے اور اس احترام کی وجہ سے مربیان یہ نہ سمجھیں کہ یہ ہمارا حق ہے بلکہ اس سے اُن میں مزید عاجزی پیدا ہونی چاہئے۔ اپنے نفس کی اصلاح کی طرف مزید توجہ پیدا ہونی چاہئے۔ اور جب ہم ہر سطح پر اس کے معیار حاصل کر لیں گے تو پھر دیکھیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کی تربیت کے مسائل بھی حل ہوں گے، بہتر ہوں گے اور تبلیغ کے میدان میں بھی ہم غیر معمولی فتوحات دیکھیں گے۔ یہ اکائی اور احترام اور اتفاق ہمارے ہر کام میں برکت ڈالے گا۔

(خطبہ جمعہ 5/ اپریل 2013ء)

انہیں ہیرو بنایا جا رہا ہے

بہت ڈالر کو پوجا جا رہا ہے
ضمیروں کو خریدا جا رہا ہے
جو جتنی گالیاں دے گا زیادہ
اُنہیں اتنا نوازا جا رہا ہے
ترے قدموں کی خوشبو ہے یقیناً
ترے گاؤں کو رستہ جا رہا ہے
ابھی تو پھول گاتے پھر رہے تھے
جہاں تابوت رکھا جا رہا ہے
علامت امن کی دُنیا میں ہیں جو
اُنہیں چُن چُن کے مارا جا رہا ہے

یہاں فاقہ کشی سے تنگ آ کر
جگر گوشوں کو بیچا جا رہا ہے
ہنر عیبوں میں ڈھلتے جا رہے ہیں
غلط کو ٹھیک سمجھا جا رہا ہے
جو پاکستان کی ''پ'' کے تھے دُشمن
انہیں ہیرو بنایا جا رہا ہے
جلائیں امن کو یا دفن کر دیں
یہ ملاؤں سے پوچھا جا رہا ہے
جو کافر کو بناتے ہیں مسلماں
انہیں کافر بنایا جا رہا ہے

عبد الکریم قدسی۔ امریکہ

اداریہ

الفضل کے حوالے سے اپریل میں موصول ہونے والی قارئین کی آراء وتبصرے

قسط 5

ادارہ الفضل ہر ماہ قارئین کے تبصروں اور آراء سے چند ایک ہر ماہ بغرض تاریخ شائع کر رہا ہے۔ ماہ اپریل کے چند تبصرے پیش ہیں۔

سلامتی کے حسین تحفے اور لاجواب مضامین

صبح سویرے، گھر بیٹھے پیارے آقا کی جانب سے سلامتی و حفاظت کی دعا ایسا بیش قیمت تحفہ تھی کہ دل سارا دِن حمد کے گیت گاتا رہا۔کیا ہی پیارا رشتہ ہے افرادِ جماعت کا۔صد بار شکر ہے اُس ذات کا جس نے ہمیں احمدیت کے خوبصورت رشتہ میں پرو دیا۔

آپ کے اداریہ کی خوبصورتی یہ ہے کہ اس میں جس طرح بظاہر معمولی نظر آنے والی بات کو انتہائی خوبصورت انداز میں دین سے مربوط کر دیا جاتا ہے،وہ قابل ستائش ہے۔لوگوں کی اکثریت ان محاوروں اور باتوں کو اُس زاویے سے نہیں دیکھتی جس نظر اور زاویے سے آپ کی تحریر ہمیں دکھاتی اور سمجھاتی ہے۔پھر وہ تحریر ”بھانڈے قلعی کرالو“ ہو یا When it's gone it's gone ہو اپنا گہرا اثر دلوں پر چھوڑتی ہے۔

(ثمرہ خالد۔جرمنی)

گراں قدر معلومات

مکرم چوہدری فضل کریم صاحب کا اپنا بیان فرمودہ قبول احمدیت اور اللہ تعالیٰ کے احسانات اور انعامات کا ایمان افروز تذکرہ الفضل میں شائع کروا کر محفوظ کر لینا بہت مستحسن کام ہے۔بہت قابل قدر معلومات میسر آئی ہیں۔

(رانا منظور احمد)

پرانی یادیں تازہ ہوگئیں

مختلف عنوانات جیسے ”پیغام عہدیداران۔دعا کی تازہ تحریک“، ”میں تو انتہائی عاجز سا انسان ہوں“ اور ”صداقت زمانہ کے ماموں کی قرآن پاک کی آیت الحاقہ آیت 45-48“ بہت عمدہ تھے۔

”بھانڈے قلعی کرالو“ نے میرے بچپن کی یاد تازہ کردی ہے۔اللہ کرے کہ ہم اس مقدس مہینے میں یہ عہد کرنے والے بن جائیں کہ ہم وہ زنگ دور کرسکیں اور اسی نسخہ کو اپنانے والے بن جائیں جو اس مضمون میں بیان ہوا ہے۔

(آر آر قریشی)

روح وجد میں آگئی

ماشَآءَاللّٰہ! چچا جان چوہدری فضل کریم کا ذکر خیر پڑھا روح وجد میں آگئی۔

(انیس دیالگڑی۔جرمنی)

رمضان میں الفضل نے ہمیں اللہ کے بہت قریب کئے رکھا

اداریہ ”رمضان المبارک انسانی کثافتوں کو صاف کرنے کا روحانی چھٹ“ اور ہادی علی صاحب کے مضمون بعنوان ”حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا وصفِ شعر وسخن“ دونوں اقساط بے حد شاندار ہیں۔ہر ہر جملے کا لطف آ گیا۔”چالیس کا ہندسہ اور ہماری ذمہ داریاں“ ایک نہایت عمدہ اور ہمیں ہماری ذمہ داریوں کی جانب توجہ دلانے والا مضمون ہے جسے آپ نے بہت خوبصورت مثالوں سے مزین کیا۔مورخہ 16؍اپریل 2022ء کو شائع کردہ مضمون بعنوان ”پیشِ ہے رونا ہمارا،پیش رب ذوالمنن“ میں جس خوبصورتی سے آپ نے خدا کے حضور بہنے والے پانی جسے دنیا آنسو کہتی ہے کو احساس، محبت، ندامت، خوشی، دکھ، خوف اور دیگر کیفیات سے جوڑا ہے اس نے تو سچ میں رلا دیا۔حقیقت میں الفضل نے رمضان میں ہمیں اللہ کے بہت قریب کئے رکھا۔

(ثمین احمد۔جرمنی)

باکمال اخبار باکمال مضامین

خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور رحمت سے الفضل آن لائن تیزی سے ترقیات کی منازل طے کرتا نظر آ رہا ہے خلیفہ وقت کی خاص دعاؤں اور توجہ کے ساتھ تمام ٹیم کی انتھک محنت رنگ لا رہی ہے اور اس آن لائن اخبار کی مقبولیت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

”چالیس کا ہندسہ اور ہماری ذمہ داریاں“ سبحان اللہ! کیا باکمال مضمون ہے۔اتنی جامع معلومات اور آنکھیں کھولنے والی روایات اکٹھی کیں ہیں۔

(عفت وہاب بٹ۔ڈنمارک)

احمدیت کا ورثہ شاندار مضمون

آج الفضل 18مارچ 2022ء میں خاکسار نے مکرم برادرم حامد کریم صاحب مبلغ ہالینڈ کا مضمون ان کے والد محترم جناب چوہدری فضل کریم صاحب مرحوم کے بارے میں ”احمدیت کا ورثہ“ پڑھا۔اللہ تعالیٰ حامد کریم صاحب کو جزا دے۔

(سید شمشاد احمد ناصر۔مبلغ سلسلہ امریکہ)

تجسس اور دلچسپی بڑھ گئی

مورخہ 22 مارچ 2022ء کے شمارہ میں شائع کردہ مضمون ”اسکنڈے نیوین ممالک میں الہام کا پورا ہونا“ جو نبیلہ رفیق فوزی صاحبہ نے ناروے سے تحریر کیا ہے ایک شاندار مضمون ہے ۔ مسیح موعودؑ نمبر کے لیے آپ نے جو یہ نیا طریق اختیار کیا ہے کہ بجائے ایک ہی شمارہ شائع کرنے کے اس کو کئی دنوں میں منقسم کر دیا ہے، اس نے تجسس اور دلچسپی بہت بڑھا دی ہے۔نئے مضامین اور ممالک کے بارے میں جاننے کی جستجو نے آئندہ دنوں میں چھپنے والے شمارہ جات کا انتظار بہت دلچسپ کر دیا ہے۔

(طاہر احمد۔فن لینڈ)

اللہ تعالیٰ الفضل کو چار چاند لگائے رکھے

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ الفضل آن لائن کو چار چاند لگائے رکھے اور ہم سب کو اسلام واحمدیت کی آواز کو بلند سے بلند کرنے کے لئے اس کا حق ادا کرنے کی توفیق دے اور اس کی ترقی و ترویج میں تمام کارکنان، خدمتگار، مددگار اور قارئین کا حامی و ناصر ہو۔آمین

(امۃ الباری ناصر۔امریکہ)

کارکنان کے لئے دعا گو

آج 22مارچ 2022ء کا اخبار پڑھا اور آپ اور ان تمام مجاہدین کے لیے دعا کی توفیق ملی جو سچائی کا پیغام پہنچانے کے لیے اپنے گھروں سے دور دن رات ایک کیے ہوئے ہیں۔

(عبدالقدیر قمر)

موثر اخبار خوبصورت انداز بیان

الفضل کا یہ روحانی مائدہ اس قدر موثر ہے کہ دل و دماغ میں اترتا جارہا ہے۔”روحانی چھٹ“ کیا خوبصورت اور اچھوتا اندازِ بیان ہے، روزے کی وضاحت کا۔جس نے دل کی میل کو صاف کر دیا ہے۔پیارے خدا سے کچھ پیار ملتا لگ رہا ہے۔راستے کی دھند دور ہوگئی ہے۔کیسا مصفا اور دلفریب راستہ نظر آنے لگا ہے خدا تک پہنچنے کا۔جزاک اللہ۔

(صادقہ چوہدری۔کینیڈا)

حسین یادوں سے مزین

یکم اپریل 2022ء کے شمارے میں شیخ مبارک محمود پانی پتی مرحوم آف لاہور پر منور علی شاہد جرمنی کا بہت شاندار مضمون آیا ہے۔

7؍اپریل 2022ء کے الفضل میں حضرت عبد الرحمٰنؓ پر مضمون، پڑھ کر بہت لطف آیا۔13 اور 14؍اپریل 2022ء کے شمارہ الفضل میں ”حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کا وصفِ شعر وسخن پڑھ کر بہت لطف آیا اور آپؒ کی حسین یادیں ابھر کر سامنے آنے لگیں۔آپ کا اداریہ ”رمضان المبارک انسانی کثافتوں کو صاف کرنے کا روحانی چھٹ“ بہت پسند آیا۔اچھی تشبیہات سے مزین سارے اداریے قابل ستائش ہیں۔ابتلاؤں سے کامیاب ہو کر نکلنا اللہ کے فضل پر منحصر ہوتا ہے وَاِذِ ابۡتَلٰۤی اِبۡرٰہٖمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّہُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیۡ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا کا مضمون ہے۔

(فضل الرحمٰن بسمل)

ماشَآءَاللّٰہ! بہت خوبصورت اداریے پڑھنے کو مل رہے ہیں۔جزاک اللہ۔

(منصورہ فضل من۔قادیان)

الفضل ایک منی گوگل

الفضل نے ہمارے دینی علم کے ساتھ ساتھ دنیاوی معلومات میں بھی اضافہ کیا اور ہمیں اخبار بینی اور مطالعہ کی عادت ڈال دی اس کا فائدہ آج تک ہم اٹھا رہے ہیں۔الفضل کی حیثیت ہمارے لئے

بقیہ صفحہ 11 پر

امۃ الباری ناصر۔ امریکہ

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام

فصاحت بلاغت کا ایک الٰہی نشان

قسط نمبر 23

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

’’یہ ولایت کامل طور پر ظلِ نبوت ہے۔ خدا نے نبوت آنحضرت ﷺ کے اثبات کے لئے پیشگوئیاں دکھلائیں سو اس جگہ بھی بہت سی پیشگوئیاں ظہور میں آئیں

1۔ خدا نے دعاؤں کی قبولیت سے اپنے نبی علیہ السلام کی نبوت کا ثبوت دیا۔ سو اس جگہ بھی بہت سی دعائیں قبول ہوئیں۔ یہی نمونہ استجابت دعا کا جو لیکھرام میں ثابت ہوا غور سے سوچو!!!

2۔ ایسا ہی خدا نے اپنے نبی کو شق القمر کا معجزہ دیا سو اس جگہ بھی قمر اور شمس کے خسوف کسوف کا معجزہ عنایت ہوا۔

3۔ ایسا ہی خدا نے اپنے نبی کو فصاحت بلاغت کا معجزہ دیا سو اس جگہ بھی فصاحت بلاغت کا اعجاز کے طور پر دکھلایا غرض فصاحت بلاغت کا ایک الٰہی نشان ہے اگر اس کو توڑ کر نہ دکھلاؤ تو جس دعویٰ کے لئے یہ نشان ہے وہ اس نشان اور دوسرے نشانوں سے ثابت اور تم پر خدا کی حجت قائم ہے‘‘

(حجۃ اللہ، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 162-163)

اس اقتباس میں موجود صداقت کا تیسرا نشان جو آنحضور ﷺ اور ان کے ظل کو عنایت ہوا فصاحت بلاغت کا الٰہی نشان ہے۔

فصاحت و بلاغت کیا ہے؟ بات کو ایسے طریق پر بیان کرنا کہ کلام خوب صورت بھی ہو پُر اثر بھی اور آسانی سے سمجھ میں بھی آسکے ہر شخص بولنے کی صلاحیت سے کسی نہ کسی حد تک اپنے خیالات کا اظہار کرسکتا ہے اور جوں جوں فراست اور تجربہ بڑھتا جاتا ہے اپنے کلام کو مختلف طریق سے زیادہ مؤثر اور خوب صورت بناتا جاتا ہے مناسب الفاظ چن کر انہیں صحیح ترتیب دے کر۔ مثالیں لاکر (تشبیہ و استعارہ وغیرہ) تزئین کلام کے دوسرے فنون (صنائع بدائع) استعمال کرکے ’اور ترقی کرتے کرتے بعض اشخاص ایسا کمال حاصل کرلیتے ہیں کہ پھر بغیر کوشش اور تردد کے ان کی زبان اور قلم سے فصیح و بلیغ کلام نکلتا ہے۔ یہاں تک کہ ان کا کلام حدیثِ قدسی ان من البیان لسحرا۔ کے مطابق سحر حلال بن جاتا ہے۔ اس سحر حلال کو نظم کی شکل میں ڈھال لیا جائے تو اسی کا نام شاعری ہے جو بعض ادباء کے نزدیک فصاحت و بلاغت کا انتہائی مقام ہے۔

(درثمین فارسی کے محاسن صفحہ 17)

بلاغت تو یہ ہے کہ کلام وقت اور حال کے مطابق ہو انسان میں گونا گوں خیالات اور جذبات پائے جاتے ہیں کبھی غم وغصہ ہے اور کبھی مسرت و مہربانی۔ ایک وقت بیتابی و بے قراری ہے تو دوسرے وقت راحت و سکون۔ کبھی مستی و بے ہوشی ہے۔ اور کبھی باخودی و ہشیاری۔ پس جس حالت وکیفیت کا بیان ہو کلام اگر اس میں ڈوبا ہوا ہو کہ کہنے والا کہہ رہا ہے اور سننے والے کی آنکھوں کے سامنے اس کا نقشہ کھینچا جاتا ہے تفصیل کی جگہ وضاحت ہے اور اجمال کی جگہ اختصار تو وہ کلام بلیغ کہلائے گا

(مقدمہ ہشت بہشت صفحہ 8)

فصاحت و بلاغت کا سب سے بڑا شہکار قرآن کریم ہے جو رحمان خدا نے ہمارے سید و مولا حبیب خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو عطا فرمایا۔

وَلَوۡ جَعَلۡنٰہُ قُرۡاٰنًا اَعۡجَمِیًّا لَّقَالُوۡا لَوۡلَا فُصِّلَتۡ اٰیٰتُہٗ ؕ ءَاَعۡجَمِیٌّ وَّعَرَبِیٌّ ؕ قُلۡ ھُوَ لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ھُدًی وَّشِفَآءٌ ؕ وَالَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ فِیۡۤ اٰذَانِہِمۡ وَقۡرٌ وَّھُوَ عَلَیۡہِمۡ عَمًی ؕ اُولٰٓئِکَ یُنَادَوۡنَ مِنۡ مَّکَانٍۭ بَعِیۡدٍ (حٰمٓ سجدہ:45)

اور اگر ہم نے اسے اعجمی (یعنی غیر فصیح) قرآن بنایا ہوتا تو وہ ضرور کہتے کہ کیوں نہ اس کی آیات کھلی کھلی (یعنی قابل فہم) بنائی گئیں؟ کیا اعجمی اور عربی (برابر ہو سکتے ہیں)؟ تُو کہہ دے کہ وہ تو ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے ہیں ہدایت اور شفا ہے اور وہ لوگ جو ایمان نہیں لاتے اُن کے کانوں میں بہرا پن ہے جس کے نتیجہ میں وہ ان پر مخفی ہے۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ایک دُور کے مکان سے بلایا جاتا ہے۔

قُلۡ لَّئِنِ اجۡتَمَعَتِ الۡاِنۡسُ وَالۡجِنُّ عَلٰۤی اَنۡ یَّاۡتُوۡا بِمِثۡلِ ھٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لَا یَاۡتُوۡنَ بِمِثۡلِہٖ وَلَوۡ کَانَ بَعۡضُہُمۡ لِبَعۡضٍ ظَہِیۡرًا (بنی اسرائیل:89)

تُو کہہ دے کہ اگر جِنّ و انس سب اکٹھے ہو جائیں کہ اس قرآن کی مثل لے آئیں تو وہ اس کی مثل نہیں لاسکیں گے خواہ ان میں سے بعض بعض کے مددگار ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن پاک کو خاتم الکتب فرماتے ہیں جو خاتم النبیینؐ پر نازل فرمایا گیا۔ فرماتے ہیں:

’’خاتم النّبیّن کا لفظ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بولا گیا ہے بجائے خود چاہتا ہے اور بالطبع اسی لفظ میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ کتاب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے وہ بھی خاتم الکتب ہو اور سارے کمالات اس میں موجود ہوں اور حقیقت میں وہ کمالات اس میں موجود ہیں۔ کیونکہ کلام الٰہی کے نزول کا عام قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ جس قدر قوت قدسی اور کمال باطنی اس شخص کا ہوتا ہے اس قدر قوت اور شوکت اس کلام کی ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور کمال باطنی چونکہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا تھا جس سے بڑھ کر کسی انسان کا نہ کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہو گا اس لئے قرآن شریف بھی تمام پہلی کتابوں اور صحائف سے اس اعلیٰ مقام اور مرتبہ پر واقع ہوا ہے جہاں تک کوئی دوسرا کلام نہیں پہنچا۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی استعداد اور قوت قدسی سب سے بڑھی ہوئی تھی اور تمام مقاماتِ کمال آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی نقطہ پر پہنچے ہوئے تھے۔ اس مقام پر قرآن شریف جو آپ پر نازل ہوا کمال کو پہنچا ہوا ہے۔ اور جیسے نبوت کے کمالات آپ پر ختم ہو گئے اسی طرح پر اعجاز کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہو گئے۔ آپ خاتم النبیین ٹھہرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب خاتم الکتب ٹھہری۔ جس قدر مراتب اور وجوہ اعجاز کلام کے ہو سکتے ہیں ان سب کے اعتبار سے آپ کی کتاب انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے۔ یعنی کیا باعتبار فصاحت و بلاغت، کیا باعتبار ترتیب مضامین، کیا باعتبار تعلیم، کیا باعتبار کمالاتِ تعلیم، کیا باعتبار ثمراتِ تعلیم۔ غرض جس پہلو سے دیکھو اسی پہلو سے قرآن شریف کا کمال نظر آتا ہے اور اس کا اعجاز ثابت ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف نے کسی خاص امر کی نظیر نہیں مانگی بلکہ عام طور پر نظیر طلب کی ہے یعنی جس پہلو سے چاہو۔ مقابلہ کرو خواہ بلحاظ فصاحت و بلاغت، خواہ بلحاظ مطالب و مقاصد، خواہ بلحاظ تعلیم، خواہ بلحاظ پیشگوئیوں اور غیب کے جو قرآن شریف میں موجود ہیں۔ غرض کسی رنگ میں دیکھو یہ معجزہ ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 26-27 ایڈیشن 2003ء)

حضرت مفتی محمد صادقؓ نے حضرت اقدسؑ کا ایک فرمان لکھا ہے:

’’فرمایا لوگوں کی فصاحت و بلاغت الفاظ کے ماتحت ہوتی ہے اور اس میں سوائے قافیہ بندی کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ جیسے ایک عرب نے لکھا کہ سافرت الی روم وانا علیٰ جمل ماتوم۔ میں روم کو روانہ ہوا اور میں ایک ایسے اونٹ پر سوار ہوا جس کا پیشاب بند تھا۔ یہ الفاظ صرف قافیہ بندی کے واسطے لائے گئے ہیں یہ قرآن شریف کا اعجاز ہے۔ کہ اس میں سارے ایسے موتی پرو دیئے گئے ہیں اور اپنے اپنے مقام پر رکھے گئے ہیں کہ کوئی ایک جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ نہیں رکھا جاسکتا اور کسی دوسرے لفظ سے بدلا نہیں جاسکتا لیکن باوجود اس کے قافیہ بندی اور فصاحت و بلاغت کے تمام لوازم موجود ہیں‘‘

(ذکر حبیب صفحہ 242)

حضرت نبی کریم ﷺ اُمّی تھے تاہم اللہ پاک نے آپؐ کو عرب میں سب سے زیادہ فصیح بنایا تھا۔ جب آپؐ سے پوچھا گیا کہ آپؐ کی اس قدر فصاحت کا سبب کیا ہے تو آپؐ نے فرمایا

اَنَا اَعۡرَبُکُمۡ، اَنَا قُرَشِیٌّ، وَاسۡتُرۡضِعۡتُ فِیۡ بَنِیۡ سَعۡدِ بۡنِ بَکۡرٍ یعنی میں عربی میں تم سب سے زیادہ فصیح ہوں، میں قریشی ہوں اور میری رضاعت بنو سعد بن بکر میں ہوئی ہے۔

(سیرت ابن ہشام صفحہ 681)

آپؐ کا فرمان ہے اُعۡطِیۡتُ جَوَامِعَ الۡکَلِمِ یعنی مجھے جَوَامِعُ الۡکَلِم عطا کئے گئے۔

(مسلم حدیث: 1167)

یہ جوامع الکلم آپ ﷺ کی عظمتِ نبوت کا ثبوت ہیں اور یہ آپؐ کے خصائص عظیمہ میں سے ہیں جو آپؐ کے علاوہ دیگر انبیاء کو عطا نہ ہوئے آپؐ کے بیان کی شیرینی معجزانہ رنگ رکھتی تھی۔

مختصر سے جملوں میں حکمت کے سمندر بند ہیں۔ معانی کے لامتناہی خزائن ہیں۔ کلام اتنا واضح ہوتا کہ کسی قسم کے ابہام کا شائبہ بھی نہ ہوتا۔ تکلف اور بناوٹ سے پاک تقویٰ شعار دل کی آواز جو جادو کی طرح اثر رکھتی۔ سادگی اور سچائی دلوں پر اثر کرتی۔ خوش بیانی اور شگفتگی بے مثال تھی

ہر شخص اپنے فہم کے مطابق آپؐ کے الفاظ سے علم و حکمت کشید کرسکتا ہے کلام اللہ کے بعد فصاحت میں آپ کا مقام ہے۔ فُصحاء و بُلغاء آپ کا کلام سُن کر دنگ رہ جاتے تھے۔ یہ سراسر عنایت الٰہی تھی۔ پندرہ سو سال سے ان گنت کتابیں آپؐ کے کلمات کی تشریح میں لکھی جارہی ہیں۔ رسولِ کریم ﷺ کا تعلق قبیلہ قریش سے تھا اور شیر خواری اور بچپنے کی عمر بنو سعد میں گزاری۔ مذکورہ قبائل عربی زبان دانی میں نام رکھتے تھے۔ اس طرح مولا کریم نے بچپن سے ہی بہترین چیزوں کا آپؐ کے لئے انتظام فرمایا۔ آپؐ کی گفتگو میں قلیل الفاظ میں گہری اور بڑی بات کہہ جانے کا انداز ملتا ہے گفتگو میں کوئی لفظ کم یا زیادہ نہ ہوتا کوئی ابہام یا مبالغہ نہ ہوتا۔ سننے والے کو نہ کمی محسوس ہوتی نہ بے جا طوالت پریشان کرتی بات کا ہر پہلو مکمل ہوتا آپؐ نے کسی سے بلاغت نہیں سیکھی تھی اور نہ اہل بلاغت کی محفلوں میں بیٹھے تھے بلاغت آپؐ کی جبلت اور فطرت میں شامل تھی جو فیضان الٰہی سے عطا ہوئی تھی دست قدرت نے آپؐ کو ادب سکھایا تھا عام گفتگو میں بھی مخاطب کے ذوق و ذہنی سطح کا خیال رکھ کر بات کرتے نصیحت کے الفاظ میں بھی تنوع اور جاذبیت ہے

قرآن پاک نے شہادت دی

وَمَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡہَوٰی ؕ اِنۡ ہُوَ اِلَّا وَحۡیٌ یُّوۡحٰی (النجم: 4-5)

اور وہ خواہشِ نفس سے کلام نہیں کرتا۔ یہ تو محض ایک وحی ہے جو اُتاری جارہی ہے۔

حضرت حسن بن علیؓ نے آپؐ کے اندازِ تکلم کے بارے میں بیان کیا کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے آنحضرت ﷺ کی گفتگو کے انداز کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ ہمیں یوں لگتے جیسے کسی مسلسل اور گہری سوچ میں ہیں اور کسی خیال کی وجہ سے کچھ بے آرامی سی ہے آپؐ اکثر چپ رہتے۔ بلا ضرورت بات نہ کرتے۔ آپ بات کرتے تو پوری وضاحت سے کرتے۔ آپ کی گفتگو مختصر لیکن فصیح و بلیغ پرحکمت اور جامع مضامین پر مشتمل اور زائد باتوں سے خالی ہوتی۔ لیکن اس میں کوئی کمی یا ابہام نہیں ہوتا تھا۔ نہ کسی کی مذمت و تحقیر کرتے نہ توہین و تنقیص، چھوٹی سے چھوٹی نعمت کو بھی بڑا اظاہر فرماتے۔ شکر گزاری کا رنگ نمایاں تھا۔ کسی چیز کی مذمت نہ کرتے۔ نہ اتنی تعریف جیسے وہ آپؐ کو بے حد پسند ہو۔

(شمائل الترمذی باب کلام رسول اللہؐ)

حضرت عائشہؓ نے آپؐ کے نطق گویائی کے بارے میں فرمایا

’’رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یونہی باتوں میں نہیں لگے رہتے تھے‘ جس طرح تم لوگ باتیں کرتے چلے جاتے ہو بلکہ وہ ایسے انداز میں کلام کرتے تھے جو واضح نکھرا نکھرا ہوتا جسے آپؐ کے پاس بیٹھنے والا حفظ کرلیتا تھا۔‘‘

آنحضورؐ اکثر چپ رہتے تھے۔ بلا ضرورت بات نہ کرتے تھے۔ جب بات کرتے تو پوری وضاحت سے کرتے۔ آپؐ کی گفتگو مختصر لیکن فصیح و بلیغ، پُر حکمت اور جامع ہوتی۔ کسی کی مذمت و تحقیر نہ کرتے اور نہ توہین و تنقیص۔

(حدیقۃ الصالحین صفحہ 48)

آپؐ کی فصاحت و بلاغت کا ایک رخ آپؐ کی دعاؤں کے الفاظ میں بھی نظر آتا ہے۔ ایسے دلگداز الفاظ ہیں کہ روح پگھل جاتی ہے۔ وہ خاکساری‘ عاجزی‘ بے خودی اور خود سپردگی ہے جو معبود کو لبھالیتی ہے طلب میں وہ جامعیت ہے کہ کوئی پہلو تشنہ نہیں رہتا۔

’’اربعین از کلام حضور سید المرسلین ﷺ‘‘ انتخاب کردہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیلؓ میں شامل ساری احادیث دو یا تین الفاظ پر مشتمل ہیں۔ اسی طرح حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کا انتخاب چالیس جواہر پارے میں شامل احادیث بھی طویل نہیں ہیں مگر پُر حکمت معانی کا ایک جہان ہیں۔ ایک ایک کلمہ فصاحت بلاغت کی نادر مثال ہے۔

آپؐ کے عکس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو بھی آسمان سے فصاحت و بلاغت کا نشان عطا فرمایا گیا تھا الہام ہوا:

در کلامے تو چیزے است کہ شعراء را در آں دخلے نیست

(تذکرہ صفحہ 805)

تیرے کلام میں ایک ایسی چیز ہے جس میں شاعروں کو دخل نہیں۔

آپؑ کے کلام میں وہ کیا چیز تھی جس میں شاعروں کو دخل نہیں۔ محاسن کلام کی تعین لفظی اور معنوی حسن و جمال فن صنائع و بدائع کے خوب صورت برتاؤ سے ہوتی ہے۔ یہ خوبیاں کم و بیش بہت سے شعرا میں مل جائیں گی۔ کس وصف نے آپؑ کو ایسا امتیاز بخشا۔ کہ کوئی بھی دنیاوی کلام اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ وہ ممتاز وصف یہ تھا کہ آپؑ فنافی اللہ اور فنافی الرسولؐ تھے۔ آپؑ کی زبان سے خدا بولتا تھا آپؑ کا قلم خدا کے ہاتھ میں تھا۔ غیب سے مضامین اور الفاظ سوجھتے تھے۔ اور ان میں جذب و اثر رکھا جاتا تھا۔ پنجاب کے ایک دور افتادہ گاؤں میں پیدا ہونے والے نے کسی یونیورسٹی سے زبان و ادب نہیں سیکھا تھا۔ شعر و سخن کے اساتذہ کرام کے آگے زانوئے تلمذ طے نہیں کیا تھا۔ بلکہ طفلِ شیر خوار کی طرح اللہ پاک کی گود میں رہے تھے وہیں سے زبان سیکھی تھی قرآن مجید کا درس لیا تھا اور ڈوب کے پڑھا تھا۔ آپؑ کو وہ صلاحیت عطا ہوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے کلام کو سمجھ کے اتنی ہی خوب صورتی کے ساتھ آگے سمجھا سکیں۔ آپؑ اس زمانے کے مامور تھے مخاطب ساری دنیا تھی۔ مقصد شعر و شاعری سے نہیں تھا آپ کو تو کسی ڈھب سے پیغام دینا تھا۔ عربی فارسی اردو میں نظم نثر لکھتے رہے قلم کے جہاد کا حق ادا کیا۔

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے اُمیدوار

یہ سب رحمان خدا کی عطا تھی۔ آپؑ کو الہام ہوا

کَلَامٌ اُفۡصِحَتۡ مِنۡ لَّدُنۡ رَبٍّ کَرِیۡمٍ (تذکرہ صفحہ 805)

یعنی اس کلام میں خدا کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے انعام و اکرام کی بارش دیکھئے۔ حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں:

’’11/اپریل 1900ء کو عید اضحیٰ کے دن صبح کے وقت مجھے الہام ہوا کہ آج تم عربی میں تقریر کرو تمہیں قوت دی گئی۔ اور نیز یہ الہام ہوا کَلَامٌ اُفۡصِحَتۡ مِنۡ لَّدُنۡ رَبٍّ کَرِیۡمٍ یعنی اس کلام میں خدا کی طرف سے فصاحت بخشی گئی ہے... تب میں عید کی نماز کے بعد عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہوگیا اور خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ غیب سے مجھے ایک قوت دی گئی اور وہ فصیح تقریر عربی میں فی البدیہہ میرے منہ سے نکل رہی تھی کہ میری طاقت سے بالکل باہر تھی اور میں نہیں خیال کرسکتا کہ ایسی تقریر جس کی ضخامت کئی جزو تک تھی ایسی فصاحت اور بلاغت کے ساتھ بغیر اس کے کہ اول کسی کاغذ میں قلمبند کی جائے کوئی شخص دنیا میں بغیر خاص الہام الٰہی کے بیان کر سکے۔ جس وقت یہ عربی تقریر جس کا نام خطبہ الہامیہ رکھا گیا لوگوں میں سنائی گئی اس وقت حاضرین کی تعداد شاید دو سو کے قریب ہوگی۔ سبحان اللہ اس وقت ایک غیبی چشمہ کھل رہا تھا۔ مجھے معلوم نہیں کہ مَیں بول رہا تھا یا میری زبان سے کوئی فرشتہ کلام کر رہا تھا کیونکہ مَیں جانتا تھا کہ اس کلام میں میرا دخل نہ تھا۔ خود بخود بنے بنائے فقرے میرے منہ سے نکلتے جاتے تھے اور ہر ایک فقرہ میرے لئے ایک نشان تھا۔ چنانچہ تمام فقرات چھپے ہوئے موجود ہیں جن کا نام خطبات الہامیہ ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ کیا کسی انسان کی طاقت میں ہے کہ اتنی لمبی تقریر بغیر سوچے اور فکر کے عربی زبان میں کھڑے ہو کر محض زبانی طور پر فی البدیہہ بیان کر سکے۔ یہ ایک علمی معجزہ ہے جو خدا نے دکھلایا اور کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کرسکتا۔‘‘

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 375-376)

نیز حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں:

’’قلت جہد اور معمولی جستجو کے باوجود عربی زبان میں میرا کمال حاصل کرنا میرے رب کی طرف سے واضح نشان ہے تا کہ وہ لوگوں پر میرا علم اور ادب ظاہر فرمائے پس مخالفین کے گروہ میں کوئی ہے جو اس امر میں میرے ساتھ مقابلہ کر سکے اور اس معمولی کوشش کے باوجود مجھے چالیس ہزار عربی لغات سکھائے گئے ہیں اور مجھے علوم ادبیہ میں کامل وسعت عطا کی گئی ہے‘‘

(ترجمہ از مکتوب احمد، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 234)

’’ہمارا تو یہ دعویٰ ہے کہ معجزہ کے طور پر خدا تعالیٰ کی تائید سے اس انشاء پردازی کی ہمیں طاقت ملی ہے‘‘

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 437)

’’براہین احمدیہ میں یہ پیشگوئی ہے کہ تجھے عربی زبان میں فصاحت و بلاغت عطا کی جائے گی جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکے گا۔ چنانچہ اب تک کوئی مقابلہ نہ کر سکا۔‘‘ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 235)

تاریخ میں مقام

یہ کتاب شائع ہوئی تو بڑے بڑے عربی دان اس کی بے نظیر زبان اور عظیم الشان حقائق و معارف پڑھ کر دنگ رہ گئے۔ حق تو یہ ہے کہ مسیح محمدی کا یہ وہ علمی نشان ہے جس کی نظیر قرآن مجید کے بعد نہیں ملتی۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 85-86)

خطبہ الہامیہ پڑھنے والے کو بھی اعجازی طاقت عطا ہوئی حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں:

اس روز ہماری جماعت کے بہادر سپاہی اور اسلام کے معزز رکن جبی فی اللہ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے مضمون کے پڑھنے میں وہ بلاغت فصاحت دکھائی گویا ہر لفظ میں ان کو روح القدس مدد دے رہا تھا‘‘

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 316)

اس سلطان القلم نے براہین احمدیہ سے پیغام صلح تک تقریباً 90 کتب جو دس ہزار صفحات پر مشتمل ہیں (ان میں قریباً 22 عربی زبان میں ہیں) اپنے معجز نما قلم سے تحریر فرمائیں۔ 20 ہزار سے زائد اشتہارات مشتہر فرمائے نوے ہزار سے زائد مکتوبات تحریر فرمائے عربی، اردو اور فارسی میں گراں قدر منظوم کلام کے الوہی چشمے اچھال دیے اور اس شاہانہ انداز میں گویا کہ مالک الملک آپ کے ہاتھ سے خود لکھوا رہا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

’’میں خاص طور پر خدا تعالیٰ کی اعجاز نمائی کو انشاء پردازی کے وقت بھی اپنی نسبت دیکھتا ہوں کیونکہ جب میں عربی یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے اور ہمیشہ میری تحریر گو عربی ہو یا اردو یا فارسی دو حصہ پر مشتمل ہوتی ہے (۱) ایک تو یہ کہ بڑی سہولت سے سلسلہ الفاظ اور معانی کا میرے سامنے آتا جاتا ہے اور میں اس کو لکھتا جاتا ہوں اور گو اُس تحریر میں مجھے کوئی مشقّت اُٹھانی نہیں پڑتی مگر دراصل وہ سلسلہ میری دماغی طاقت سے کچھ زیادہ نہیں ہوتا یعنی الفاظ اور معانی ایسے ہوتے ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کی ایک خاص رنگ میں تائید نہ ہوتی تب بھی اس کے فضل کے ساتھ ممکن تھا کہ اس کی معمولی تائید کی برکت سے جو لازمہ فطرت خواص انسانی ہے کسی قدر مشقت اُٹھا کر اور بہت سا وقت لے کر اُن مضامین کو مَیں لکھ سکتا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَم۔ (۲) دوسرا حصہ میری تحریر کا محض خارق عادت کے طور پر ہے اور وہ یہ ہے جب میں مثلاً ایک عربی عبارت لکھتا ہوں اور سلسلہ عبارت میں بعض ایسے الفاظ کی حاجت پڑتی ہے کہ وہ مجھے معلوم نہیں ہیں تب اُن کی نسبت خدا تعالیٰ کی وحی رہنمائی کرتی ہے اور وہ لفظ وحی متلو کی طرح روح القدس میرے دل میں اور اس وقت مَیں اپنی حس سے غائب ہوتا ہوں۔۔۔ مجھے اُس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ یہی عادت اللہ میرے ساتھ ہے اور یہ نشانوں کی قسم میں سے ایک نشان ہے جو مجھے دیا گیا ہے جو مختلف پیرایوں میں امور غیبیہ میرے پر ظاہر ہوتے رہتے ہیں‘‘

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 434-435)

جس مقدس وجود نے اللہ تعالیٰ سے تعلیم پائی ہو اُس کے کلام کی وجاہت ’بلاغت کے سحر اور اسلوب و بیان کی خوبیاں بیان کرنا آسان کام نہیں۔ یہ آسمانی سلسلے ہیں۔ کلمات قدسیہ ہیں۔ جن کی سمجھ بھی خدا کے فضل و احسان سے عطا ہوتی ہے۔ اس انوکھی جادوگری کا اقرار اگر اغیار کی طرف سے ہو تو زیادہ جاذبِ توجہ ہوتا ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد کا اخبار وکیل امرتسر میں پیش کیا ہوا اخراجِ تحسین ملاحظہ ہو۔

’’وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر اور زبان جادو....وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی۔ جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار اُلجھے ہوئے تھے جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شورِ قیامت ہو کر خفتگانِ خوابِ ہستی کو بیدار کرتا رہا خالی ہاتھ دنیا سے اُٹھ گیا....مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابل پر اُن سے ظہور میں آیا قبولِ عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جب وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرتی پڑتی ہے۔‘‘

(اخبار وکیل امرتسر بحوالہ بدر 18 جون 1908)

کرزن گزٹ دہلی میں شائع ہونے والی اس کے ایڈیٹر مرزا حیرت دہلوی کی 1908ء کی درج ذیل تحریر آج بھی زندہ ہے

’’مرحوم کی وہ اعلی خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں اس نے مناظرہ کا رنگ بالکل ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابل زبان کھول سکے۔ اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں ایسی قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندیٔ ہند میں بھی اس قوت کا لکھنے والا نہیں اس کا پُرزور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے اور واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔‘‘

(تاریخِ احمدیت جلد دوم صفحہ 565-566)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا طرز تحریر بالکل جداگانہ ہے اس کے اندر اتنی روانی اور سلاست پائی جاتی ہے کہ وہ باوجود سادہ الفاظ کے، باوجود اس کے کہ وہ ایسے مضامین پر مشتمل ہے جس سے عام طور پر دنیا ناواقف نہیں ہوتی اور باوجود اس کے کہ انبیاء کا کلام مبالغہ، جھوٹ اور نمائشی آرائش سے خالی ہوتا ہے۔ اس کے اندر ایک ایسا جذب اور کشش پائی جاتی ہے کہ جوں جوں انسان اسے پڑھتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے الفاظ سے بجلی کی تاریں نکل نکل کر جسم کے گرد لپٹتی جارہی ہیں اور جس طرح جب ایک زمیندار گھاس والی زمین پر ہل چلانے کے بعد سہاگہ پھیرتا ہے تو سہاگہ کے ارد گرد گھاس لپٹتا جاتا ہے اسی طرح معلوم ہوتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تحریر انسانوں کے قلوب کو اپنے ساتھ لپیٹتی جارہی ہے اور یہ انتہا درجے کی ناشکری اور بے قدری ہو گی اگر ہم اس عظیم الشان طرزِ تحریر کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنے طرز کو اس کے مطابق نہ بنائیں۔‘‘

(خطباتِ محمود جلد 13 صفحہ 217)

مثال اور ثبوت کے لئے عربی ’’فارسی‘‘ اردو کی نثر و نظم کی ہر کتاب ’’صفحہ‘‘ پیرا ’’سطر‘‘ لفظ پڑھیے

ملِتی ہے بادشاہی اِس دِیں سے آسمانی
اَے طالبانِ دولت! ظِلِّ ہُما یہی ہے

آج کی دعا

اَللّٰھُمَّ فَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی ذٰلِکَ الشَّفِیْعِ الْمُشَفَّعِ الْمُنَجِّی لِنَوْعِ الْاِنْسَانِ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 5)

ترجمہ: اے اللہ! پس تو فضل اور سلامتی نازل فرما اس شفاعت کرنے والے پر، جس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے اور جو نوعِ انسان کا نجات دہندہ ہے۔

یہ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آنحضرت ﷺ کی شفاعت کے متعلق خوبصورت دعا ہے۔

بہت پیارے آقا سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں ’’پھر ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں

اَللّٰھُمَّ فَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی ذٰلِکَ الشَّفِیْعِ الْمُشَفَّعِ الْمُنَجِّی لِنَوْعِ الْاِنْسَانِ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 5)

اے اللہ! پس تو فضل اور سلامتی نازل فرما اس شفاعت کرنے والے پر، جس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے اور جو نوعِ انسان کا نجات دہندہ ہے۔ اور نوعِ انسان کا نجات دہندہ اب صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 6 مئی 2011ء)

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے
چھو کے دامن تیرا ہر دام سے ملتی ہے نجات
لَا جرَم در پہ تیرے سر کو جھکایا ہم نے
مصطفیٰ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

مرسلہ: مریم رحمٰن

ابن الیف آر بسمل

قرآن اور سائنس

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ’’کوئی نئی تحقیقات یا علمی ترقی نہیں جو قرآن شریف کو مغلوب کر سکے اور کوئی صداقت نہیں کہ اب پیدا ہوگئی ہو اور وہ قرآن شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 652) نیز فرمایا ’’ہمارا تو مذہب یہ ہے کہ علوم طبعی جس قدر ترقی کریں گے اور عملی رنگ اختیار کریں گے قرآن کریم کی عظمت دنیا میں قائم ہو گی‘‘ (ملفوظات جلد اول صفحہ 362)

چنانچہ مورس بکائیلے Maurice Bucaille نے اپنی شہرہ آفاق کتاب دی بائیبل، دی قرآن اینڈ سائنس میں لکھا ہے

The Qur'an did not contain a single statement that was assailable from a modern scientic point of view

یعنی قرآن کریم میں ایک بھی ایسا بیان نہیں ہے جس پر جدید سائنسی نقطہ نظر سے حملہ ہو سکے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ سائنسی ترقی کے ساتھ ساتھ قرآنی صداقتیں جو پہلے سے ہی کتاب مکنون میں پوشیدہ تھیں سامنے آرہی ہیں۔

چند مثالیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ترجمہ قرآن اور سورتوں کے تعارفی نوٹس سے پیش ہیں

سورۃ الذاریات

وَالذّٰرِیٰتِ ذَرۡوًا ﴿۲﴾ فَالۡحٰمِلٰتِ وِقۡرًا ﴿۳﴾ فَالۡجٰرِیٰتِ یُسۡرًا ﴿۴﴾ فَالۡمُقَسِّمٰتِ اَمۡرًا ﴿۵﴾

(الذاریات: 2-5)

پانی کا نظام

حضرت مسیح موعود نے ان آیات کی سائنسی تشریح کی ہے اور اسے دنیا میں پانی کے نظام پر منطبق کیا ہے فرمایا۔ ’’ان ہواؤں کی قسم ہے جو سمندروں اور دوسرے پانیوں سے بخارات کو ایسے جدا کرتی ہیں جو حق جدا کرنے کا ہے پھر ان ہواؤں کی قسم ہے جو ان گرانبار بخارات کو حملدار عورتوں کی طرح اپنے اندر لے لیتی ہے پھر ان ہواؤں کی قسم ہے جو بادلوں کو منزل مقصود تک پہنچانے کے لئے چلتی ہیں پھر ان فرشتوں کی قسم ہے جو در پردہ ان تمام امور کے منصرم اور انجام دہ ہیں یعنی ہوائیں کیا چیز ہیں اور کیا حقیقت رکھتی ہیں جو خود بخود بخارات کو سمندروں میں سے اٹھاویں اور بادلوں کی صورت بنادیں اور عین محل ضرورت پر جا کر برسادیں اور مقسم امور بنیں یہ تو در پردہ ملائک کا کام ہے سو خدا تعالیٰ نے ان آیات میں اول حکمائے ظاہر کے طور پر بادلوں کے برسنے کا سبب بتلایا اور بیان فرمایا کہ کیونکر پانی بخار ہو کر بادل اور ابر ہو جاتا ہے اور پھر آخری فقرہ میں یعنی فالمقسمات امرا میں حقیقت کو کھول دیا اور ظاہر کر دیا کہ کوئی ظاہر بین یہ خیال نہ کرے کہ صرف جسمانی علل اور معلولات کا سلسلہ نظام ربانی کے لئے کافی ہے بلکہ ایک اور سلسلہ علل روحانیہ کا اس جسمانی سلسلہ کے نیچے ہے جس کے سہارے سے یہ ظاہری سلسلہ جاری ہے‘‘

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 135-136)

آئندہ پیش آمدہ جنگی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ’’اس سورۃ میں آئندہ زمانہ میں پیش آمدہ جنگوں کو پھر بطور گواہ ٹھہرایا گیا تا کہ جب بنی نوع انسان ان پیشگوئیوں کو یقینی طور پر پورا ہوتا دیکھ لیں تو اس بات میں شک نہ رہے کہ جس رسول پر غیب کھولا گیا، مرنے کے بعد کی زندگی کے امور بھی یقینی طور پر اسے عالم الغیب اللہ نے بتائے

فرمایا ’’قسم ہے بیج بکھیرنے والیوں کی......‘‘ اب ظاہری طور پر لفظاً لفظاً بھی یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے کیونکہ واقعی آجکل ہوائی جہازوں اور ہیلی کاپٹروں کے ذریعہ بیج بکھیرے جاتے ہیں اور بڑے بڑے بوجھ اٹھا کر جہاز اڑتے ہیں اور باوجود ان بوجھوں کے سبک رو ہوتے ہیں اور اہم اطلاعات ان جہازوں کے ذریعہ مختلف غالب قوموں کی پہنچائی جاتی ہیں......

(تعارفی نوٹ سورۃ الذارہات)

سورۃ النازعات

وَالنّٰزِعٰتِ غَرۡقًا ﴿۲﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشۡطًا ﴿۳﴾ وَّالسّٰبِحٰتِ سَبۡحًا ﴿۴﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبۡقًا ﴿۵﴾

(النازعات: 2-5)

جنگوں میں آبدوز کشتیوں کاا استعمال

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع تحریر فرماتے ہیں کہ ’’قرآنی اسلوب کے مطابق.. اس سورۃ میں.....ایسی جنگوں کا ذکر ہے جس میں آبدوز کشتیاں استعمال ہوں گی والنازعات غرقا کا ایک معنی یہ ہے کہ وہ لڑائی کرنے والیاں اس غرض سے ڈوب کر حملہ کرتی ہیں کہ دشمن کو غرق کر دیں اور پھر اپنی کامیابی پر خوشی محسوس کرتی ہیں اور اسی طرح جنگ و جدال کی یہ دوڑ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوششوں میں صرف ہو جاتی ہے اور دونوں طرف سے دشمن بہت بڑی بڑی تدبیریں کرتا ہے

والسابحات سبحا سے تیرنے والیاں مراد ہیں خواہ وہ سمندر کے اندر غرق ہو کر تیریں یا سطح سمندر پر اور بسا اوقات آبدوز کشتیاں اپنی فتح کے بعد سطح سمندر پر ابھر آتی ہیں‘‘ (تعارفی نوٹ سورۃ النازعات)

یہ حیرت انگیز بات ہے کہ قرآن کریم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ساتویں صدی (610 _ 632) عیسوی میں نازل ہوا اور آبدوز کشتی submarine کی ایجاد 17 ویں صدی میں ہوئی 1578ء میں ایک برٹش ریاضی دان ولیم براون William Brourne نے تجرباتی کام کیا اور پہلی آبدوز ہالینڈ کے ایک Dutch Polymath کارنیلیس ڈربیل Crnelius Drebbel نے 1620 _ 1624 میں تعمیر کی جو کہ آبدوز کا موجد اور انجینئر شمار ہوتا ہے

سورۃ المرسلات

وَالۡمُرۡسَلٰتِ عُرۡفًا ﴿۲﴾ فَالۡعٰصِفٰتِ عَصۡفًا ﴿۳﴾ وَّالنّٰشِرٰتِ نَشۡرًا ﴿۴﴾ فَالۡفٰرِقٰتِ فَرۡقًا ﴿۵﴾ فَالۡمُلۡقِیٰتِ ذِکۡرًا ﴿۶﴾ عُذۡرًا اَوۡ نُذۡرًا ﴿۷﴾ اِنَّمَا تُوۡعَدُوۡنَ لَوَاقِعٌ ﴿۸﴾

(المرسلات: 2-8)

فرمایا ’’... کچھ ایسے اڑنے والوں کا ذکر ہے جو آغاز میں آہستہ اڑتے ہیں اور پھر تیز آندھیوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں فی زمانہ تیز ترین جہازوں کا بھی یہی حال ہے کہ آہستہ آہستہ اڑتے ہیں اور پھر آندھیوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں فی زمانہ تیز ترین جہازوں کا یہی حال ہے کہ آہستہ آہستہ روانہ ہوتے ہیں اور پھر ان کی رفتار میں بے حد سرعت پیدا ہو جاتی ہے اور ان جہازوں کے ذریعے دشمن سے لڑائی کے دوران کثرت سے اشتہار پھینکے جاتے ہیں اور یہ فرق ظاہر کیا جاتا ہے کہ اگر تم ہمارے ساتھ ہو تو ہم تمہارے مددگار ہوں گے ورنہ ہماری پکڑ سے تمہیں کوئی بچا نہیں سکے گا

(تعارفی نوٹ سورۃ المرسلات)

بری، بحری اور فضائی جنگیں

اِنۡطَلِقُوۡۤا اِلٰی ظِلٍّ ذِیۡ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۱﴾ لَّا ظَلِیۡلٍ وَّلَا یُغۡنِیۡ مِنَ اللَّہَبِ ﴿۳۲﴾ اِنَّہَا تَرۡمِیۡ بِشَرَرٍ کَالۡقَصۡرِ ﴿۳۳﴾ کَاَنَّہٗ جِمٰلَتٌ صُفۡرٌ ﴿۳۴﴾

(المرسلات: 31-34)

فرمایا ’’جن آئندہ جنگوں کا ذکر فرمایا گیا ہے ان کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ تین شعبوں والی ہو گی یعنی بری بھی، بحری بھی اور فضائی بھی اور آسمان سے ایسے شعلے برسیں گے جو قلعوں سے مشابہ ہوں گے گویا وہ جوگیا رنگ کے اونٹ ہیں ان.. آیات سے قطعی طور پر ثابت کر دیا کہ یہ باتیں تمثیلی رنگ میں ہو رہی ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کسی ایسی لڑائی کا تصور موجود نہیں تھا جس میں آسمان سے زمین شعلے برسیں۔ اس لئے لازماً یہ اس علیم وخبیر ہستی کی طرف سے ایک پیشگوئی ہے جو مستقبل کے حالات بھی جانتا ہے... یہاں ایک ایٹمی جنگ کی پیشگوئی معلوم ہوتی ہے جس کا ذکر سورۃ دخان میں بھی ملتا ہے کہ اس دن آسمان ان پر ایسی ریڈیائی لہریں برسائے گا کہ اس کے سائے تلے وہ ہر امن سے محروم ہو جائیں گے‘‘... (تعارف سورۃ المرسلات)

اس زمانے کی علوم وفنون کی ترقی
کے بارے میں ایک نکتہ معرفت

چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہمت اور توجہ دنیوی برکات کی طرف زیادہ مصروف تھی اس لئے ان کی امت میں یہ اثر ہوا کہ رفتہ رفتہ دینی علوم سے تو وہ بکلی بے بہرہ ہو گئے مگر دنیا کی برکتیں جیسا کہ علم طبعی، علم ڈاکٹری، علم تجارت، علم فلاحت، علم جہاز رانی، اور ریل رانی وغیرہ اس میں وہ بے نظیر ہو گئے برخلاف اس کے دینی عمیق اسرار مسلمانوں کے حصے میں آئے اور دنیا میں پیچھے رہے‘‘

(ایام الصلح، صفحہ 157 حاشیہ بحوالہ تفسیر جلد 8 صفحہ 437 - 438)

منور احمد خورشید۔ مبلغ سلسلہ انگلستان

چوہدری رشید الدین مرحوم

سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع گجرات

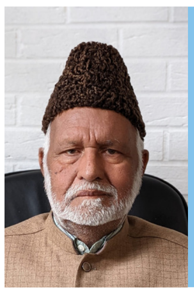

آج میں اپنے ایک عزیز دوست مکرم چوہدری رشید الدین صاحب کا ذکر خیر کرنا چاہتا ہوں۔ان سے پہلی ملاقات اس وقت ہوئی۔جب میری تقرری بطور مربی کھاریاں جماعت میں ہوئی۔پھر میل ملاقات کا سلسلہ کئی دہائیوں تک جاری رہا۔یہاں تک کے وہ مہربان دوست اگلی دنیا میں جابسا۔ان کے ساتھ بیتا ہوا وقت ایک بڑا سرمایہ ہے۔ان کی انسانی ہمدردی،جماعتی خدمت کا جوش وجنون،سادگی اور عاجزی وانکساری کی ان گنت داستانیں میرے دل ودماغ میں مستحضر ہیں۔تو آیئے اس مرحوم دوست کا کچھ ذکر خیر ہوجائے۔آپ کا تعلق کھاریاں سے تھا۔

کھاریاں کا تعارف

کھاریاں ضلع گجرات کی تحصیل ہے۔یہ شہر پاکستان کی معروف شاہراہ، جی ٹی روڈ پر واقع ہے۔اس کی اہمیت وشہرت میں اس وقت اضافہ ہوا، جب یہاں آرمی کی چھاؤنی بنی۔

کھاریاں میں نفوذ احمدیت

کھاریاں میں جماعت احمدیہ کا پودا حضرت مولوی فضل دین صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے لگا۔کھاریاں شہر اور اس کے مضافات میں زیادہ تر بیعتیں اس وقت ہوئیں جب سال 1903ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ایک معاند احمدیت کرم دین جہلمی کے مقدمہ کے سلسلہ میں جہلم تشریف لائے تھے۔

کھاریاں جماعت

خدا تعالیٰ کے فضل سے کھاریاں شہر میں خاصی بڑی اور مخلص جماعت ہے۔جس کو صحابہ کرام،درویشان اور شہداء،مبلغین کرام اور دیگر شعبہ حیات میں خدمت کی توفیق پانے والے نادر وجود رکھنے کی سعادت ملی ہے۔

آپ کو اس بات سے اندازہ ہوگا کہ اس شہر میں ایک محلہ احمدیہ بھی ہے۔ایک زمانہ میں یہاں جماعت کا ایک تعلیم الاسلام پرائمری سکول اور تعلیم الاسلام ہائی سکول بھی تھا۔

جماعت کی ایک بڑی خوبصورت اور وسیع وعریض مسجد بھی ہے۔جو غالباً پنجاب بھر کی چند بڑی مساجد میں شمار ہوتی ہے۔یہ مسجد مخلصین جماعت کی مالی قربانی کی عکاسی کرتی ہے۔

چوہدری رشید الدین صاحب

مکرم چوہدری صاحب کے والد محترم مکرم چوہدری فضل الٰہی صاحب مرحوم کا شمار بھی ابتدائی احمدیوں میں ہوتا ہے۔جو اپنے علاقہ کے ایک باا ثر زمیندار تھے۔

کھاریاں شہر کے مضافات میں اکثر زرعی زمینیں احمدی احباب کی ملکیت تھیں۔گاؤں کے نمبردار بھی احمدی تھے۔بازار میں کافی ساری دکانیں بھی چوہدری رشید الدین صاحب اور مکرم میاں عبدالرحمان صاحب نمبردار کے خاندان کی تھیں۔جن سے ماہانہ خاصی معقول آمد ہوتی تھی۔

اگرچہ جائداد کے لحاظ سے ایک بڑی خاصی جائداد کے مالک تھے۔زرعی زمین جن کی قیمت کھاریاں چھاؤنی اور کھاریاں شہر کے قریب ہونے کی وجہ سے اس زمانہ میں بھی لاکھوں روپے مالیت کی تھی۔اب توکروڑوں میں ہوگی۔

درویش منش بزرگ

چوہدری صاحب ایک درویش صفت ایک درویش منش بزرگ تھے۔سب کچھ ہونے کے باوجود آپ کا طرز حیات بہت ہی سادہ تھا۔اوائل میں لباس میں تہبند استعمال کیا کرتے تھے سر پر ہمیشہ ایک سادہ سی پگڑی رہتی۔یہ سادگی محض ان کی ذات تک ہی محدود نہ تھی بلکہ ان کے اہل وعیال میں بھی یہ جھلک خوب نمایاں تھی۔

ایں سعادت بزور بازو نیست

کھاریاں جماعت میں،بیعت کرنے والے ابتدائی خوش نصیبوں میں چوہدری صاحب کے والد مکرم چوہدری فضل الٰہی صاحب بھی تھے۔جنہیں کافی عرصہ بطور امیر جماعت کھاریاں خدمت کی توفیق ملی۔پھر چوہدری رشید الدین صاحب کو بھی بطور امیر مقامی بعد ازاں امیر ضلع گجرات کے عہدہ پر خدمت کی سعادت ملی اور آجکل ان کے صاحبزادے مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب بطور امیر خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔چوہدری صاحب کے برادر اصغر چوہدری سعید الدین صاحب کو جرمنی میں بطور ریجنل امیر خدمت کی توفیق ملی ہے۔اللہ کے فضل سے ان کے خانوادہ میں خدمات دینیہ کا سلسلہ اب بھی جاری وساری ہے۔

ان کے قریبی عزیز جنہیں خدمت دین کی نمایاں توفیق ملی۔

- چوہدری صاحب کے ایک بھائی مکرم عطاء الحی صاحب مربی سلسلہ تھے۔لیکن اوائل جوانی میں ہی اللہ کو پیارے ہوگئے تھے۔
- چوہدری صاحب کے بہنوئی مکرم چوہدری اشرف ناصر صاحب مرحوم مربی سلسلہ
- آپ کے ہم زلف مولانا سلطان محمود انور صاحب مربی سلسلہ
- آپ کے برادر نسبتی مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب مرحوم واقف زندگی (افریقہ)
- آپ کے بھانجے چوہدری منیر احمد صاحب مربی سلسلہ امریکہ
- آپ کے داماد مکرم محمود احمد ناصر صاحب امیر ومشنری انچارج برکینافاسو۔
- آپ کے ایک بھانجے طاہر احمد انور صاحب مربی سلسلہ

اس خاندان میں کتنے ہی افراد دنیا کے کئی دیگر ممالک میں خدمت دین کی سعادت پارہے ہیں۔

کھاریاں میں جماعت احمدیہ کی قدیم مسجد مکرم چوہدری صاحب کے گھر کے ساتھ ہی ملحق تھی۔ان کے گھر کا ایک دروازہ بھی مسجد میں ہی کھلتا تھا۔

قدیم مسجد احمدیہ کھاریاں

پرانی مسجد احمدیہ چوہدری صاحب کے ہمسایہ میں تھی۔ان کے گھر کا ایک دروازہ مسجد میں کھلتا تھا۔اس مسجد میں احمدی اور غیر احمدی نماز ادا کیا کرتے تھے۔بعد ازاں اس مسجد میں مسقّف ایریا کے دو حصے کردئے گئے۔ان میں دائیں طرف والے حصہ میں غیر از جماعت احباب نمازیں ادا کرتے تھے اور بائیں جانب احمدی نماز ادا کرتے تھے۔

گرمیوں میں نماز مغرب اور عشاء مسجد کے صحن میں اپنے اپنے مسقّف حصہ کے سامنے ادا کرتے تھے۔غیر از جماعت احباب کی تعداد محض چند افراد ہوتی تھی۔بہت ہی پیار کا ماحول ہوا کرتا تھا۔ہم لوگ ہی اذان دیا کرتے تھے۔نماز جمعہ صرف ہم احمدی ہی یہاں ادا کرتے تھے۔

مسجد کی صفائی اور دیکھ بھال،خاص طور جمعہ کے روز مسجد کی اندرونی اور بیرونی صفائی چوہدری صاب خود اور ان کے اہل خانہ ہی کرتے تھے۔

نئی مسجد احمدیہ کھاریاں

جماعت احمدیہ کھاریاں کو پاکستان میں ایک اہم اور تاریخی مقام حاصل تھا۔یہاں ہمارے محلہ کا نام محلہ احمدیہ مشہور تھا۔مخالفین اسے منی ربوہ بھی کہتے تھے۔

وقت کے ساتھ ملک بھر میں جماعتی مخالفت شروع ہوگئی جس کا زہر آلود اثر ملک کے طول وعرض میں ہوگیا۔مساجد مسمار ہونا شروع ہوگئیں،مساجد پر قبضے ہونے شروع ہوگئے بعض مقامات پر مساجد تالہ بند ہوگئیں۔بدقسمتی سے اذانیں بند کردی گئیں۔

ان حالات اور دیگر ضروریات کے پیش نظر ایک بڑی مسجد کی ضرورت تھی۔اتفاق سے جماعت کے پاس ایک رقبہ تھا جس میں مسجد تعمیر کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔

اس پروگرام کے سرخیل مکرم چوہدری رشید الدین صاحب اور چند دیگر بزرگ تھے۔ان کی رہنمائی اور سب احباب جماعت کے تعاون اور مالی قربانی سے اس قدر وسیع وعریض اور خوبصورت مسجد تعمیر ہوگئی۔جو پنجاب بھر کی بڑی احمدیہ مساجد میں سے ایک ہے۔اس کارخیر میں ساری جماعت نے یک جان ہوکر یہ عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا۔میں ان سب کی عظمت کو سلام کرتا ہوں۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

اطاعت نظام

جب کھاریاں میں میری بطور مربی تقرری ہوئی۔ان دنوں مکرم کرنل اکبر صاحب امیر مقامی ہوا کرتے تھے۔بڑے مخلص اور دعاگو وجود تھے۔مکرم چوہدری صاحب ان کی عاملہ میں تھے۔مکرم چوہدری صاحب کا مکرم کرنل صاحب کے ساتھ تعاون مثالی ہوا کرتا تھا۔ہر قسم کی خدمت کے لئے ہردم تیار ومستعد رہتے تھے۔

پھر اگلے انتخابات میں مکرم چوہدری صاحب کا انتخاب بطور امیر مقامی ہوگیا۔آپ نے اپنے فرائض بہت ہی ایمانداری سے سرانجام دئے۔

میرے قیام کھاریاں کے دوران آپ کا ہر لحاظ سے تعاون مثالی رہا۔اس عرصہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے کبھی کسی مسئلہ میں اختلاف نہیں ہوا۔انہوں نے ہمیشہ ہی مشفقانہ،مخلصانہ اور ہمدردانہ سلوک روا رکھا۔

جماعتی پروگرام ہوں یا کسی بھی احمدی خاندان کا کوئی غمی یا خوشی کا پروگرام ہو۔انتظامی ذمہ داری آپ کی ہوا کرتی تھی۔جسے آپ کمال خوبی سے سرانجام دیا کرتے تھے۔

مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا

آپ کا گھر پرانی احمدیہ مسجد کی ہمسائیگی میں تھا۔ان کے گھر کا ایک دروازہ مسجد میں کھلتا تھا۔میں اکثر دیکھا کرتا تھا کہ مسجد کی صفائی کرتے رہتے۔خاص طور پر جمعہ کے روز مسجد کی اندرونی اور بیرونی صفائی کرتے۔اس کارخیر میں ان کی فیملی بھی بہت مدد کرتی تھی۔نیز مسجد سے ملحقہ نالی کی صفائی بھی خود ہی کیا کرتے تھے۔ایک دفعہ کسی دوست نے کہا۔چوہدری صاحب کسی آدمی کو کہہ دیں کہ وہ صفائی کردیا کرے۔چوہدری صاحب کہنے لگے مجھے اس

سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔کوئی کیا کہتا ہے۔

تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں

میں نے قیام کھاریاں کے دوران شہر سے کافی دور ایک چھوٹا سا پلاٹ خریدا۔اس علاقہ میں آبادی بہت کم تھی۔ایک روز میرے ساتھ والے پلاٹ کے مالک کا مجھے پیغام آیا۔کہ آپ کل عصر کے قریب پلاٹ میں پہنچ جائیں۔ایک ضروری سیٹنگ کرنی ہے۔

میں نے سوچا شاید کوئی ترقیاتی منصوبہ کی بات ہوگی۔میں نے ایک احمدی خادم مکرم اشتیاق احمد صاحب حال فرانس کو ساتھ لیا اور اپنے پلاٹ کے قریب پہنچ گئے۔جب ہم قریب پہنچے تو میں نے دیکھا کہ دس پندرہ لوگ زمین پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ایک آدمی پولیس کی وردی میں چار پائی پر براجمان ہے۔میں قدرے پریشان ہوا۔پتہ نہیں کیا مسئلہ ہے۔

خیر ہم جب قریب پہنچے۔اتفاق سے چارپائی پر جو پولیس آفیسر تھا۔میں اس کو جانتا تھا۔وہ ایک احمدی جج مکرم بشیر احمد صاحب کے پاس اکثر آیا کرتا تھا۔وہیں اس سے میل ملاقات رہتی تھی۔

جب ہم لوگ وہاں پہنچے۔پولیس آفیسر نے مجھے بڑے ادب واحترام سے خوش آمدید کہا اور اپنے ساتھ بٹھالیا۔اور کہنے لگا،آپ یہاں کیسے آئے ہیں۔اس پر ان لوگوں نے بتایا یہی وہ آدمی ہے جو ہمارے پلاٹ پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔پولیس آفیسر نے انہیں بتایا کہ میں اس آدمی کو خوب جانتا ہوں۔یہ کسی کی زمین پر ناجائز قبضہ نہیں کرسکتا اور کہنے لگا۔اگر کسی آدمی نے اسے تنگ کیا تو مجھ سے زیادہ کوئی برا نہ ہوگا۔اس پر وہ لوگ شرمندگی سے واپس چلے گئے۔

اس کے بعد میں اور اشتیاق صاحب واپس گھر آ گئے۔نماز مغرب کے وقت میں نے برسبیل تذکرہ چوہدری رشید الدین صاحب سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔

چوہدری صاحب کہنے لگے۔کل صبح ہم لوگ اس جگہ پر جائیں گے۔اگلے روز ہم تین دوست چوہدری صاحب کے ہمراہ وہاں گئے۔چوہدری صاحب اپنے گھر سے ایک کسی بھی ساتھ لے آئے تھے۔چوہدری صاحب نے کہا۔ابھی ہم یہاں پلاٹ کی اطراف میں بنیادیں کھود کر حد بندی کریں گے تا کہ کسی کو قبضہ کرنے کی جرأت نہ ہو۔چوہدری صاحب نے زیادہ تر کام خود اور خدام کے ساتھ مل کر مکمل کیا۔میں نے بھی کام کرنے کی کوشش کی مگر آپ نے مجھے کام کرنے سے روک دیا۔اس طرح باقاعدہ پلاٹ کی حد بندی کر دی گئی۔کیا عظیم،منکسر مزاج اور ہمدرد انسان تھا۔

عظمت،نمود میں نہیں، کردار میں ہے

آپ کا گھر بہت سادہ تھا۔ایک کافی وسیع احاطہ میں سب بھائیوں کی رہائشیں تھیں۔اسی صحن میں ایک مہمان خانہ بھی بنا ہوا تھا۔جس کا دروازہ جماعتی اور غیر جماعتی مہمانوں کے لئے ہمیشہ وا رہتا۔مضافاتی جماعتوں کے احباب جب کھاریاں آتے تو اکثر یہاں آتے۔ان کے گھر میں ہمیشہ ہی انہیں خوش آمدید کہا جاتا اور ان کے لئے حسب توفیق سادہ سے لنگر کا دور چلتا رہتا۔

مکرم چوہدری صاحب کے گھر اور دل کا دروازہ ہر چھوٹے بڑے کے لئے بلا امتیاز کھلا رہتا۔کسی بھی دوست کو کوئی مشکل ہو مسئلہ درپیش ہو،فوری طور پر ساتھ چل پڑتے اور حتی المقدور اسے حل کرنے کی کوشش کرتے۔

جماعتی خدمات

آپ کی جماعتی خدمات کا سلسلہ تو آپ کے بزرگوں سے ورثہ میں ہی ملا تھا۔ضلع بھر میں کہیں بھی کوئی مسئلہ ہوتا۔آپ بلا خوف وخطر چلے جاتے۔دینی غیرت کے بہت سے واقعات ہیں۔کسی بھی مشکل میں نہیں گھبراتے تھے۔

اس دور میں ایک مربی کے پاس پوری تحصیل کی ذمہ داری ہوتی تھی۔جب بھی کسی مضافاتی جماعت میں انہیں کسی غمی خوشی کی تقریب میں جانے کے لئے درخواست کی فوری چل پڑتے۔میں نے جماعتی کاموں کے سلسلہ میں،بہت دفعہ ان کے ساتھ بس یا پیدل سفر کئے ہیں۔اللہ تعالیٰ انہیں اس کی جزا عطا فرمائے۔

تربیت اولاد

میں نے دیکھا ہے۔ان کے بچوں میں کوئی دنیاوی نمود ونمائش نہ تھی۔سب بچے ہمیشہ ہی جماعتی عہدیداران کا احترام اور ان کی اطاعت کرتے تھے۔کوئی بھی جماعتی کام ہو۔خواہ وہ وقار عمل ہو،اجتماعات اور جلسوں میں کسی قسم کی ذمہ داری ہو۔ان کے بچے اللہ کے فضل سے ہمیشہ ہی آگے ہوتے تھے جس کے نتیجہ میں آج بھی ان کی اولاد جہاں کہیں بھی ہے خلافت کے بابرکت وجود سے وابستہ و پیوستہ ہے۔

ایک دلچسپ ایمان افروز واقعہ

اَلْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ فضیلت وہ ہوتی جس کا دشمن بھی اقرار کرے۔

عزیزم نعیم احمد صاحب ابن مکرم چوہدری رشید الدین صاحب نے ایک دفعہ مجھے بتایا کہ کھاریاں جماعت کے چند خدام جن میں ان کے علاوہ،وحید احمد ابن مکرم کرنل اکبر علی صاحب،منیر شہزاد ابن مکرم شفیع سلیم صاحب اور ایک خادم محمد ارشد بھٹی صاحب نے کھاریاں سے میٹرک پاس کرنے کے بعد زمیندارہ کالج گجرات میں داخلہ لیا۔ان دنوں ربوہ میں خدام الاحمدیہ کا مرکزی اجتماع منعقد ہوتا تھا۔یہ سب طلبہ باری باری پرنسپل صاحب کے پاس رخصت کی درخواست لے کر حاضر ہوئے۔پرنسپل صاحب نے یہ سب درخواستیں دیکھ کر کہا۔آپ سب لوگ کہاں جا رہے ہیں۔ان طلبہ نے بتایا کہ ہم احمدی ہیں اور ہم ربوہ اپنے اجتماع میں شرکت کے لئے جا رہے ہیں۔پرنسپل صاحب نے فوری طور پر سب طلبہ کی رخصت منظور کرلی۔

یہ پرنسپل صاحب جن کا نام محمد یعقوب صاحب (معین الدین پور گجرات) تھا۔اس سے قبل کچھ عرصہ تک تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے پرنسپل رہ چکے تھے۔

اگلے روز محترم پرنسپل صاحب اسمبلی کے لئے سٹیج پر تشریف لائے۔کسی طالب علم کو تلاوت کے لئے پکارا۔مگر ہر سو خاموشی رہی اور سب طلبہ نے لیت ولعل سے کام لیا۔اس پر پرنسپل صاحب کہنے لگے۔میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے طلبہ کو سلام پیش کرتا ہوں،اگر اس طرح تلاوت کے لئے بلایا جاتا تو سب طلبہ تلاوت کرنے کے لئے سٹیج پر آ جاتے۔

یہ چند سطور بطور صدقہ جاریہ لکھ دی ہیں۔ان کے پیار،محبت اور احسانات کا بدلہ تو ہم لوگ ادا نہیں کرسکتے۔شاید ان کا یہ ذکر خیر ہی ان کی محبتوں کا کسی حد تک صلہ ہو۔

اللھم اغفر لہ وارحمہ وادخلہ فی جنۃ النعیم۔آمین

بقیہ: جامعۃ المبشرین برکینا فاسو میں...... از صفحہ 12

ہونی چاہئے جیسے میت غسال کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔اگر کسی وقت یہ بھی لگے کہ آپ کے حقوق نہیں مل رہے تو اس صورت میں بھی اطاعت سے نکلنے کی اجازت نہیں۔اطاعت کے لئے صبر کرنا اور صبر کے ساتھ خلیفہ وقت کے ساتھ چمٹے رہنا بہت ضروری ہے۔

اگر ہم حقیقی رنگ میں اللہ کے بندے ہیں تو اللہ کی خاطر اپنے حقوق چھوڑنے میں ہمیں کوئی حرج نہیں ہونا چاہئے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آپ مخلوق خدا سے ایک مہربان ماں کی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر محبت کرتے ہیں۔ایک ماں بغیر کسی لالچ اور بغیر کسی توقع کے محبت کرتی ہے ہمیں بھی ایسے ہی مخلوق خدا سے محبت کرنی چاہئے کہ ہم شکریہ یا کسی قسم کی جزا کی توقع کئے بغیر مخلوق خدا کی خدمت کریں۔ہمیں اپنے آپ کو مشکل میں ڈال کر بھی دوسروں کی خدمت کرنی چاہئے اور دوسروں کو اپنے پر ترجیح دینی چاہئے۔اللہ تعالیٰ خالق الاسباب ہے۔جب ہم دوسروں کے لئے اپنے حقوق چھوڑتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہماری مدد ایسے ذرائع سے کرنے کی طاقت رکھتا ہے جہاں سے ہمیں توقع بھی نہ ہو۔

آپ نے خلفائے احمدیت کے متعدد واقعات سنا کر واضح کیا کہ کس طرح خلفائے کرام نے اللہ پر توکل کر کے اپنی حاجات ہمیشہ اسی کے سامنے رکھیں اور خدا تعالیٰ نے ہمیشہ اپنے فرشتوں کے ذریعہ غیر معمولی طور پر مدد فرمائی۔توکل کے اس مقام پر پہنچنے کے لئے ہمیں ایک عاجز اور فقیر بندے کی طرح خدا کے در پر اپنے آپ کو گرا دینا چاہئے،جس طرح ہم کسی کی محبت کو پانے کے لئے اس کے پیاروں کی تعریف کرتے ہیں جس طرح ایک فقیر بھیک مانگتے ہوئے آپ کے بچوں کا واسطہ دیتا ہے اسی طرح خدا کے پیاروں کا واسطہ دے کو مدد طلب کرنی چاہئے۔اور جو کچھ اس نے ہمیں عطا کیا ہے اس پر شکر کرنا چاہئے۔تا کہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ کا وعدہ ہمارے ساتھ پورا ہو۔آپ نے درج ذیل نکات بیان کرتے ہوئے تفصیل سے گفتگو فرمائی۔

1. ہمیں اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے پر مداومت اختیار کرنی چاہئے۔
2. اللہ کے پیارے نبی پر درود و سلام بھیجنا چاہئے۔
3. اجتماعی دعا کرنی چاہئے کہ اجتماعی دعا کی بھی بڑی اہمیت ہے۔
4. نفس کی طہارت اختیار کرنا بھی بہت ضروری ہے۔اللہ سے یہ دعا کرنا کہ وہ ہمیں طہارت نفس عطا کرے۔
5. ہمیں برے تفکرات سے جلد سے جلد دور ہوجانا چاہئے۔اگر ایسے تفکرات سے دور نہ ہوا جائے تو وہ گناہ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔جس طرح وائرس انسان کو بیمار کر دیتا ہے اسی طرح گناہ روح کو بیمار کر دیتے ہیں۔
6. اللہ تعالیٰ مضطر کی دعا قبول کرتا ہے۔اس لئے قبولیت دعا کے لئے حالت اضطرار کا اختیار کرنا بھی ضروری ہے۔

تقریر کے اختتام پر آپ نے طلبہ کے سوالات کے جوابات مرحمت فرمائے۔دعا کے ساتھ اس پر مغز اور ایمان افروز نشست کا اختتام ہوا۔خاکسار نے جامعہ کی طرف سے مہمان خصوصی کی خدمت میں جامعۃ المبشرین کا فریم شدہ لوگو (LOGO) پیش کیا۔

مکرم مہمان خصوصی نے عربی زبان میں خطاب کیا جس کا فرنچ رواں ترجمہ جماعت کے مبلغ مکرم ابوبکر سانوگو صاحب نے کیا۔اس خوبصورت نشست کے بعد جامعہ کے طلبہ اور اساتذہ نے مہمان خصوصی کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔بعد ازاں آپ نے جامعہ کی مسجد میں نماز ظہر وعصر پڑھائی۔

اطفال کارنر

تقریر

قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا

اپنی اس عمر کو اک نعمت عظمیٰ سمجھو
بعد میں تا کہ تمہیں شکوہ ایام نہ ہو

اسلام ایک ایسا جامع نظام ہے جس نے ہر گوشہ زندگی کے متعلق ہدایات دی ہیں۔ اولاد جو ایک انسان کا قیمتی اثاثہ ہے کی تعلیم و تربیت کے بارے میں بھی اسلام نے نہایت اعلیٰ ہدایات دی ہیں۔ اور خاندان کے ہر فرد کو بچوں یعنی اولاد کی تربیت کی ذمہ داری سونپی ہے

آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں۔

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِم

کہ آپ میں سے ہر ایک اپنے ماحول میں بچوں کی دیکھ بھال اور تربیت کا ذمہ دار ہے اور اس بارہ میں اس سے پوچھا جائے گا۔

اس تمام تربیتی نظام میں عورت کو ایک کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ جو اپنے بچوں کی تربیت کی اولین ذمہ دار ہے۔ کیونکہ بچہ ماں کے پاس زیادہ رہتا ہے۔ اس سے زیادہ مانوس ہوتا ہے۔، جو باتیں وہ سیکھتا ہے وہ ماں کے توسط سے ہی سیکھتا ہے اور وہی اس کے ذہن میں جم جاتی ہیں۔ اسی بنیادی فلسفہ کا آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک مومن کو نصیحت کرتے ہوئے یوں بیان فرمایا کہ اگر تو شادی کرنا چاہتا ہے تو دیندار عورت سے کر کیونکہ دیندار عورت تیری اولاد کو دیندار بنائے گی۔

گو اس فلسفہ کو سب سے پہلے ہمارے پیارے رسول ہادی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بیان فرمایا۔ مگر بعد میں اس مضمون کو مختلف فلاسفروں، رہنماؤں نے مختلف الفاظ میں اپنی اپنی قوم کے سامنے رکھا مثلاً کسی نے کہا ’’کہ معمار پہلی اینٹ عمارت کی ٹیڑھی رکھ دے تو اس کے اوپر کھڑی ہونے والی عمارت ٹیڑھی ہی رہے گی۔‘‘

نپولین بوناپاڈ نے کہا

If you give me good mothers,I will give you a good nation.

پس معاشرہ میں تعلیم و تربیت کا انحصار زیادہ تر ماں پر ہے۔ ماں کی تربیت سے بچہ ایک اچھا شہری اور دیندار انسان بن سکتا ہے۔ ورنہ مدرسہ کی تعلیم و تربیت بھی کسی کام نہیں آسکتی۔ کیونکہ اسکول میں داخلہ سے قبل وہ بہت کچھ وہ ماں کی گود سے سیکھ چکا ہوتا ہے۔ اس لئے عربی میں ماں کو ’’اُم‘‘ یعنی جڑھ کہا جاتا ہے۔ جس طرح درخت، اس کا تنا، اس کی شاخیں اور اس کے پھول اور پھل تمام اس کی جڑھ سے غذا حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح خاندان کے تمام افراد ماں سے بنیادی تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔ گویا ماں کی گود اس کی پہلی درسگاہ اور سرچشمہ ہوتی ہے، جہاں سے تربیت حاصل کر کے بچہ جنت کا رستہ تکتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّھَاتِ کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے

پس ہمیں اس اہم تقاضا کی طرف بھرپور توجہ کرنی چاہیے اور اپنے بچوں کی دنیوی دیکھ بھال کی طرف پوری توجہ دینی ہے اور دینی تربیت کا بھی حق ادا کرنا ہے کیونکہ ہماری اسی تربیت، دیکھ بھال اور نگہداشت سے کوئی سر ظفراللہ خان بننے والا ہے، کوئی ڈاکٹر عبد السلام اور کوئی ڈاکٹر قانتہ۔

ورنہ کسی شاعر کا یہ شعر ہمارے لئے ایک تعزینہ بنا رہے گا

پھول تو دو دن بہار جاں فزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

(فرخ شاد)

رپورٹ: ذیشان محمود۔ مبلغ سلسلہ سیرالیون

ماہِ مارچ میں جامعۃ المبشرین سیرالیون کی سرگرمیاں

مکرم مبارک احمد گھمن صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین سیرالیون تحریر کرتے ہیں کہ

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

مجلس ارشاد جامعہ احمدیہ سیرالیون کے زیرِ انتظام مؤرخہ 23 مارچ 2022ء کو جامعہ ہال میں جلسہ مسیح موعودؑ منعقد کروایا گیا جس کے مہمانِ خصوصی مکرم عقیل احمد صاحب (ریجنل مبلغ بو) قائم مقام مبلغ انچارج سیرالیون تھے۔ پروگرام کا آغاز عزیزم محمد بی کروما (طالب علم) نے تلاوت قرآن کریم سے کیا۔ پھر عزیزم علی بی کانو نے قصیدہ ’’یا عین فیض اللہ‘‘ مترنم آواز میں پیش کیا۔

اس پروگرام میں تین تقاریر ہوئیں، عزیزم جے بی سیسے نے ’’حضرت مسیح موعودؑ کے ظہور کی اہمیت‘‘ اور مکرم حامد علی بنگورا صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے ’’حضرت مسیح موعود بطور اسلام کے بطلِ جلیل‘‘ کے موضوع پر روشنی ڈالی۔

بعد ازاں مدرسۃ الحفظ کے طلباء نے نظم ’’ہے دستِ قبلہ نما لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ‘‘ پیش کی۔ جس کے بعد مولوی اثمار احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے ’’حضرت مسیح موعودؑ کا عشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔ پروگرام کے آخر میں اسی مناسبت سے سوال و جواب ہوئے۔ مکرم مہمانِ خصوصی صاحب نے اس دن کے مناسبت سے طلباء کو نصائح کیں۔

اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ اس پروگرام میں جامعہ احمدیہ سیرالیون اور مدرسۃ الحفظ کے تمام طلباء و اساتذہ کرام نے شرکت کی۔

مقابلہ جات

مجلس علمی جامعہ احمدیہ سیرالیون کے زیرِ انتظام ماہِ مارچ کے دوران بمقام مسجد جامعہ تین گروپ وائز مقابلہ جات منعقد کئے گئے۔ طلباء جامعہ کو تین گروپس نور، محمود اور ناصر میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان مقابلہ میں ہر

سہ گروپس سے پانچ پانچ طلبا کی ٹیموں نے حصہ لیا۔ ان مقابلہ جات میں اساتذہ جامعہ نے فرائض منصفی بھی سرانجام دیئے۔

مقابلہ معلوماتِ عامہ

مؤرخہ 09 مارچ 2022ء کو مقابلہ معلومات عامہ منعقد کیا گیا۔ اس مقابلہ کے لئے مکرم مولوی حامد بنگورا صاحب، مکرم مولوی اثمار احمد صاحب، مکرم مولوی مورلائی صاحب نے فرائض منصفی انجام دیئے۔ پہلی پوزیشن نور گروپ، دوسری ناصر گروپ اور تیسری پوزیشن محمود گروپ کی ٹیم نے حاصل کی۔

مقابلہ حدیث کوئز

مؤرخہ 16 مارچ 2022ء کو مقابلہ حدیث کوئز منعقد کیا گیا۔۔ اس مقابلہ کے لئے مکرم مولوی حامد بنگورا صاحب، مکرم مولوی اثمار احمد صاحب، مکرم مولوی مورلائی صاحب نے فرائض منصفی انجام دیئے۔ پہلی پوزیشن محمود گروپ، دوسری ناصر گروپ اور تیسری پوزیشن نور گروپ کی ٹیم نے حاصل کی۔

مقابلہ مطالعہ کتاب

مؤرخہ 23 مارچ 2022ء کو مقابلہ مطالعہ کتب منعقد کیا گیا۔ امسال اس مقابلہ کے لئے کتاب The Life of Ahmad مقرر کی گئی تھی۔ اس مقابلہ کے لئے مکرم مولوی حامد بنگورا صاحب، مکرم مولوی نعیم گوہر صاحب، مکرم مولوی مورلائی صاحب نے فرائض منصفی انجام دیئے۔ پہلی پوزیشن محمود گروپ، دوسری نور گروپ اور تیسری پوزیشن ناصر گروپ کی ٹیم نے حاصل کی۔

بقیہ: قارئین کی آراء و تبصرے..... از صفحہ 3

منی گو گل کی سی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس منی گو گل کو ترقیات سے نوازتا رہے۔ آمین

مؤرخہ 4اپریل 2022ء کے شمارے میں طبع شدہ مضمون میں آپ نے آئینے سے بہت اچھی تشبیہ دی ہے الفضل واقعی آئینہ کا کام کر رہا ہے۔ .

(سعدیہ طارق)

سیکھائے جو رونے کا سلیقہ

بہت خوبصورت تحریر ماشاء اللہ! بے شک ہمیں ہی رونے کا سلیقہ نہیں ہوتا ''ورنہ بڑے کام کا ہے یہ آنکھوں کا پانی''۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی وہ بینا آنکھیں عطاء کرے جن سے نکلنے والے آنسو عرش کے پائے کو ہلا دیں اور رحمت خداوندی کو جوش میں لا کر اپنی مناجات کو درجہ قبولیت بخشوا لیں، آمین اَللّٰھُمَّ آمین۔

(صدف علیم صدیقی۔کینیڈا)

لاجواب شمارے پر لاجواب تبصرہ

یوم مسیح موعودؑ کے حوالے سے جو خوبصورت مضامین پڑھنے کو ملے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچا ہے۔ آپ کا اداریہ ان تمام موضوعات پر شاہکار تھا۔ ماشاء اللہ بہت عمدہ تحریر تھی۔

(مبارکہ شاہین۔جرمنی)

ہمارا ترجمان اخبار

28مارچ 2022ء کے روزنامہ الفضل آن لائن لندن میں آپ کا اداریہ بعنوان ''پہلے حجاب پھر کتاب'' پڑھا۔ ہمیشہ کی طرح معلوماتی، علمی اور متاثر کر دینے والا اداریہ تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ ہم عورتوں کا ترجمان اداریہ بھی تھا۔

''بھانڈے قلعی کرا لو'' کیا خوب عنوان باندھا ہے۔ آپ کا یہ اداریہ میں نے اپنی بیبیوں غیر احمدی پاکستانی سہیلیوں کے ساتھ بھی شیئر کیا تھا۔ کہنے لگیں کہ بھانڈے قلعی کرا لو کا روحانیت، میں ترقی اور بشری کمزوریوں کو دور کرنے پر اتنی خوبصورتی سے استعمال پہلی دفعہ پڑھا ہے۔ ''رمضان المبارک انسانی کثافتوں کو صاف کرنے کا روحانی چھٹہ'' بہت ہی ایمان افروز اداریہ ہے۔ مجھے تو بہت ہی لطف آیا۔

(بشریٰ نذیر آفتاب،سسکاٹون کینیڈا)

رمضان المبارک کی اہمیت اور فلاسفی کو اجاگر کرنے والا الفضل

مؤرخہ 2اپریل 2022ء کے شمارے میں آپ کا طبع شدہ مضمون ''بھانڈے قلعی کرا لو'' بہت دلچسپ اور رمضان المبارک کی اہمیت اور فلاسفی کو اجاگر کرنے والا تھا۔

(عبدالغفار عابد۔گلاسگو)

مضمون کا لطف آ گیا

جزاکم اللہ !الفضل کے 15اپریل 2022ء کو شائع کردہ اداریے ''چالیس کا ہندسہ اور ہماری ذمہ داریاں'' کا لطف آیا اور توجہ ہوئی۔

(آصف محمود باسط۔لندن)

نئی جہد کا اخبار

ماشاء اللہ !الفضل کو آپ نے نئی جہت دے دی ہے۔ تربیتی نقطۂ نظر سے آپ کے اداریے بہت عمدہ، دلچسپی کا باعث اور سبق آموز ہوتے ہیں۔

(چوہدری منیر مسعود)

اعلیٰ معیار کا اخبار

الفضل اخبار ایک بہت اعلیٰ معیار کا اخبار ہے۔ میں روزانہ مطالعہ کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کارکنان کی اس کاوش کو آسمان کی بلندیوں پر پہنچا دے۔

(امۃ الحفیظ۔۔ قادیان)

قلمی جہاد میں مصروف عمل

روزنامہ الفضل آن لائن ہمہ وقت قلمی جہاد میں مصروف ہے اور بلا شبہ دینی خدمات میں اس کا کوئی ثانی نہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے مزید کامیابیوں سے ہمیشہ ہمکنار کرے، آمین۔

(اے آر بھٹی)

ایڈیٹر کے نام خطوط

• **مکرم م م محمود لکھتے ہیں۔**

مؤرخہ 5مئی 2022ء کے شمارہ میں طبع شدہ اداریہ ''شادی بیاہ پر بیوٹی پارلر سے تیاری اور بے پردگی'' پڑھا۔ جزاکم اللہ خیراً واحسن الجزاء کہ آپ نے اس اہم امر کی بابت توجہ دلائی ہے جس کے متعلق ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بھی متعدد مرتبہ توجہ دلا چکے ہیں اور جو آج کے وقت میں انتہائی اہم مسئلہ بلکہ متعدد مسائل کا باعث ہے۔ جس سے اجتناب کے نتیجہ میں بہت سی قباحتوں سے بچا جا سکتا ہے۔

کچھ عرصہ قبل مجلس مشاورت میں مذکورہ امر کے بارہ میں تجویز پیش ہوئی جس کے تحت دیگر سفارشات کے علاوہ ایک سفارش یہ بھی تھی کہ اگر قبل از وقت اس معاملہ میں دولہا یا دلہن کے ساتھ کونسلنگ کی جائے تو فائدہ کا باعث ہے۔ اسی طرح ایک شادی میں شریک ہونے کا موقع ملا جس میں ایک احمدی دولہا نے تلاوت اور نظم کے موقع پر غیر اور نامحرم وڈیو میکر کے وڈیو بنانے کا مشاہدہ کرنے پر خاموشی اور حکمت سے پیغام دیا کہ یہ نامحرم دوست مستورات کی جانب نہ جائیں اور وڈیو مت بنائیں جس کا شادی کے موقع پر نیک اثر بھی ہوا اور بہت سے دیگر احباب کو تلقین بھی۔

شادی بیاہ کے موقع پر رسومات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر فرمایا کہ ''گویا ان دنوں میں وہ فعل ان کے لیے جائز ہو جاتا ہے جو دوسرے دنوں میں ناجائز ہوتا ہے۔''

(خطبہ نکاح فرمودہ 11 نومبر 1920ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء اور احکامات کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

• **مکرمہ غزالہ بھٹی۔کیل جرمنی سے لکھتی ہیں۔**

بیوٹی پارلر والا بہت ہی مفید مضمون ہے اور معاشرے کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ رہا ہے۔ میں نے کیل جماعت کے گروپ میں ڈال دیا ہزاروں لوگ مستفید ہوں گے ان شاء اللہ۔ آپ کی تحریر لاجواب اور حالات حاضرہ کی عکاس ہے۔ آمین

جاوید اقبال ناصر۔مبلغ سلسلہ جرمنی

ایک جرمن احمدی بچے کی تقریبِ آمین

ایک پُروقار تقریب آمین مورخہ 29 اپریل 2022ء بروز جمعۃ المبارک کو مسجد (Wittlich) میں ہوئی۔ جہاں شلوار قمیص میں ملبوس ایک جرمن احمدی بچے نے قرآن کریم حاضرین کے سامنے پڑھ کر سنایا۔ بعدہٗ خاکسار نے دعا کروائی۔ اس بچے کا نام Kiyan Khalid، ان کے والد محترم کا نام Jörg Mool ہے جبکہ ان کی والدہ محترمہ کو Shumsa Khalid کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ Jörg Mool صاحب ہماری جماعت کے ایک جرمن احمدی دوست ہیں۔ اس دن یہ بچہ اور اس کے عزیز و اقارب بہت خوش وخرم دکھائی دے رہے تھے۔ اس خوشی میں دوسرے احباب کو شامل کرنے کے لیے بچے کے والدین نے مٹھائی تقسیم کی۔ اس موقع پر صدر صاحب جماعت نے اس بچے کو انعام سے بھی نوازا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم کو احسن و خوبصورت آواز میں پڑھنے اور اس کے مطالب کو سمجھنے کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: چوہدری نعیم احمد باجوہ۔ پرنسپل جامعۃ المبشرین برکینافاسو

جامعۃ المبشرین برکینا فاسو میں مرکزی نمائندہ مکرم محمد شریف عودہ کے ساتھ ایک ایمان افروز نشست

30 ویں جلسہ سالانہ برکینا فاسو کے موقع پر مہمان خصوصی اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نمائندہ مکرم محمد شریف عودہ صاحب تھے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کو جامعۃ المبشرین برکینا فاسو کے طلبہ و اساتذہ کے ساتھ ایک نشست کے لئے جامعۃ المبشرین میں مدعو کیا گیا۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق آپ 2، اپریل 2022 کو صبح سوا گیارہ بجے جامعۃ المبشرین برکینا فاسو تشریف لائے۔ اس نشست کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

مہمان کی آمد کی تیاری

جلسہ سالانہ برکینافاسو کے کام کو وقارعمل کے ذریعہ پایہ تکمیل تک پہنچانے میں طلبہ جامعہ کا بہت بڑا حصہ ہے۔ جلسہ کا نوے فیصد کام جامعہ کے طلبہ سرانجام دیتے ہیں۔ یہ وقارعمل تین سے چار ہفتے جاری رہتا ہے۔ جلسہ کے بعد وائنڈنگ اپ کا کام بھی طلبہ جامعہ کرتے ہیں۔ 27، مارچ 2022 کو جلسہ اختتام پذیر ہوا تھا۔ اور 2، اپریل کو مرکزی مہمان نے جامعہ کا دورہ کرنا اور طلبہ کے ساتھ ملاقات کرنا تھی۔ اس لحاظ سے وقت بہت کم تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ کے طلبہ نے جلسہ کی مکمل وائنڈنگ اپ پانچ دن میں مکمل کر کے بستان مہدی کو اس طرح صاف کر دیا تھا کہ جیسا چند دن پہلے یہاں کوئی ایونٹ ہوا ہی نہ ہو۔

مہمانوں کی آمد

2، اپریل کو سوا گیارہ بجے مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر جماعت برکینا فاسو مہمان خصوصی کو لے کر جامعہ تشریف لائے۔ بستان مہدی کے مین گیٹ کے قریب ہی جامعہ کے طلبہ، تمام اسٹاف اور خاکسار (نعیم احمد باجوہ) پرنسپل جامعۃ المبشرین برکینا فاسو نے مہمانوں کا استقبال کیا۔

اس موقع پر تمام طلبہ یونیفارم میں موجود تھے اور دورویہ قطاریں بنائے استقبال کے لئے کھڑے تھے۔ مہمان خصوصی و امیر صاحب گاڑی سے باہر تشریف لائے اور اسٹاف سے ملاقات کی۔ اس دوران طلبہ نعرہ ہائے تکبیر، خلافت احمدیہ زندہ باد اور مرزا غلام احمد کی جے کے نعرے لگاتے رہے۔ اسی طرح اپنے مخصوص دلربا انداز میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ورد کرتے رہے۔ بعد ازاں تھوڑی دیر دفتر میں تشریف رکھنے کے بعد مکرم محمد شریف عودہ صاحب اور مکرم امیر جماعت برکینا فاسو جامعہ کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں طلبہ ترتیب سے بیٹھے پروگرام کے شروع ہونے کے منتظر تھے۔

پروگرام کا آغاز

عزیزم ابوبکر صدیق طالب علم سال سوم نے تلاوت قرآن مجید کی اور ترجمہ پیش کیا۔ عزیزان عبدالواہاب تنگارا اور جگی آدم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ خوش الحانی سے پیش کیا۔ خاکسار پرنسپل جامعۃ المبشرین برکینافاسو نے مہمان خصوصی کا تعارف کروایا اور ان کو جامعہ آمد پرخوش آمدید کہتے ہوئے تہہ دل سے ان کا شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں مکرم حافظ نیمی آدم صاحب استاد جامعۃ المبشرین نے عربی زبان میں جامعۃ المبشرین برکینا فاسو کی مختصر تاریخ بیان کی۔ انہوں نے بتایا کہ 2017 میں فرنچ ممالک کے لئے شروع ہونے والے اس جامعہ میں تین سالہ کورس کروایا جاتا ہے۔ اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جامعہ سے دو کلاسز فارغ التحصیل ہو کر میدان عمل میں جا چکی ہیں۔ اس وقت تین کلاسز

میں نو فرنچ ممالک کے ساٹھ طلبہ زیر تعلیم ہیں۔ آٹھ اساتذہ طلبہ کی تعلیم و تربیت کے لئے مقرر ہیں۔

اس مختصر تاریخی رپورٹ کے بعد مکرم مہمان خصوصی کو دعوت تقریر دی گئی۔

مہمان خصوصی کا خطاب

مہمان خصوصی مکرم محمد شریف عودہ صاحب نے اطاعت خلافت پر ایک پرمغز خطاب کیا۔ آپ نے کہا کہ ہماری اطاعت ایسے ہی بقیہ صفحہ 9 پر

ایک سبق آموز بات

صبر اور وسعتِ حوصلہ اسلام کا ایک انتہائی اہم خُلق ہے جس پر عمل کرنے سے ایک جنت نظیر معاشرے کی بنیاد ڈالی جاسکتی ہے۔

ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

بعض دفعہ گھروں میں میاں بیوی کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر تلخ کلامی ہو جاتی ہے، تلخی ہو جاتی ہے۔ مرد کو اللہ تعالیٰ نے زیادہ مضبوط اور طاقتور بنایا ہے اگر مرد خاموش ہو جائے تو شاید اسّی فیصد سے زائد جھگڑے وہیں ختم ہو جائیں۔ صرف ذہن میں یہ بات رکھنے کی ضرورت ہے کہ میں نے حسنِ سلوک کرنا ہے اور صبر سے کام لینا ہے۔

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 64-65)

بشریٰ نذیر آفتاب۔ سسکاٹون، کینیڈا

20 مئی 2022ء

	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:16	18:54
مدینہ منورہ	04:08	19:01
قادیان	03:54	19:22
ربوہ	03:34	19:01
اسلام آباد ٹلفورڈ	03:36	20:54

فقہی کارنر

مذہبی آزادی ضروری ہے

ایک مولوی صاحب حدود افغانستان سے حضرت (مسیح موعودؑ) کی ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے مصافحہ کے بعد حضرت نے ان کے کوائف سفر و صعوبت راہ کی حالت دریافت فرمائی۔ بعد ازاں حکومتِ افغانستان کی عدم حریّت و آزادی کے متعلق ذکر ہوا۔ اس پر فرمایا:۔

اخبارات میں آج کل لکھا جا رہا ہے کہ حکومت افغانستان میں ہر مذہب کے لوگوں کو عام آزادی حاصل ہے سراسر بے فروغ ہے کیونکہ اگر افغانستان میں ہندوستان جیسی حریّت اور آزادی ہر مذہب کے لوگوں کو حاصل ہوتی تو اخوندزادہ حضرت مولوی عبد اللطیفؓ کو اس بے دردی سے اختلافِ مذہب کے سبب اس حکومت میں ہلاک نہ کیا جاتا۔

(الحکم 24 فروری 1907ء صفحہ 14)

(داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)